نمبر ۱۱۴ | مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۳ محرم سنہ ۱۳۴۹ء | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی امرتسر سے۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل نارووال سے جماعت احمدیہ شادیوال وتھال ضلع گجرات کے جلسہ میں شمولیت کے لئے۔ اور وزیر آباد میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔

مولوی محمد حسین صاحب بھجوالی تحصیل نارووال روانہ کئے گئے۔ جہاں غیر احمدیوں سے مناظرے کا امکان ہے۔

افریقیہ میں تبلیغ اسلام

درس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کے مطابق بعد از نماز عشاء جماعت میں روزانہ درس کا سلسلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ چار دن قرآن شریف کا۔ ایک دن حدیث شریف کا۔ اور ایک دن سیرۃ المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا درس ہوتا ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

میری انتہائی کوشش یہ ہے۔ کہ یہاں کے تعلیم الاسلام احمدیہ سکول کے طلباء میں وہی روح۔ وہی جوش تبلیغ اور وہی اسلامی غیرت پیدا ہو۔ جو دارالامان کے سکولوں میں نظر آتی ہے۔ اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے درس جاری کیا گیا ہے۔ ہمیشہ اپنے بچوں کو قادیان کے طلباء کے حالات سناتا رہتا ہوں۔ جس کی وجہ سے ان میں خاص جوش نظر آتا ہے۔ وہ دوسرے سکولوں کے طلباء کو تبلیغ کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات تبلیغ کے لئے انہیں میرے پاس لاتے ہیں۔

طلباء کی خواہش

بچوں کی طرف سے یہ خواہش کی گئی ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء سے ان کا تعارف کرایا جائے۔ تاکہ یہاں کے بچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیار میں بسنے والے بچوں سے بذریعہ خط وکتابت برادرانہ تعلقات پیدا کر سکیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے واقف ہوں۔ میں ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام قادیان کی خدمت میں بصد خوا

کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ یہ تجویز پسند فرمائیں۔ تو نویں اور دسویں جماعت کے دس پندرہ ایسے مخلص طلباء کے نام مجھے ارسال کر دیں۔ جو یہاں کے بچوں سے خط و کتابت کرنے کا شوق ظاہر کریں ⁂

ایک قابل ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

امسال ہم سکول میں چھٹا درجہ نہیں کھول سکے۔ جس کی وجہ قابل استاد کا نہ ملنا۔ مالی مشکلات اور طلباء کی کمی ہے۔ لیکن ۱۹۳۱ء میں انشاء اللہ چھٹا درجہ بلکہ اگر ممکن ہو سکا۔ تو ساتواں بھی کھول دیا جائیگا۔ ساتواں درجہ پاس کرنیکے بعد یہاں طلباء تعلیم کا ایک زینہ ختم کرتے ہیں۔ اور اگر ہمارے بچے پانچویں درجہ کے بعد عیسائی سکولوں میں چلے جائیں۔ تو ان پر برا اثر پڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔ اس لئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد از جلد ساتواں درجہ کھولدیا جائے۔ مگر اس کے لئے ایک قابل ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ہندوستانی احمدی تبلیغ کے لئے درد مند دل رکھتے ہوں۔ تو ضرور اس طرف متوجہ ہوں۔ گریجوایٹ۔ انڈر گریجوایٹ یا جے۔ اے۔ وی بشرطیکہ ڈائرکٹر آف ایجوکیشن گولڈ کوسٹ منظوری دیں۔ سکول میں کام کر سکتے ہیں۔ پندرہ پاؤنڈ ماہوار تک حسب قابلیت و تجربہ ہم تنخواہ دے سکینگے۔ اگر کوئی صاحب ایس۔ اے وی یا بی۔ ٹی ہوں۔ تو اٹھارہ پاؤنڈ تک تنخواہ دی جا سکتی ہے۔ لیکن صرف وہی اصحاب یہاں کام کر سکتے ہیں۔ جو خدمت دین کا تہیہ کر کے آئیں۔ سفر خرچ کے متعلق ایسا انتظام ہو سکتا ہے۔ کہ ہم چالیس پاؤنڈ تک پیشگی روانہ کر دیں۔ اور بعد میں تین پاؤنڈ ماہوار کے حساب تنخواہ سے یہ رقم وصول کر لیں۔ خواہشمند اصحاب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مقیم قادیان سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی ہندوستانی ہیڈ ماسٹر مل سکے۔ تو سکول میں اردو بھی شروع کرائی جا سکتی ہے۔ جو ہر ملک کے احمدیوں کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب اردو میں ہی ہیں۔ اور ایسی کوئی جماعت مضبوط نہیں ہو سکتی۔ جو حضور کی کتب سے مستفید نہ ہو سکے ⁂

عیسائیوں کے ایک جلسہ میں شمولیت

یہاں کے ایک عیسائی مشن نے اپنے ایک سکول کی بنیاد رکھی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب نے سنگ بنیاد رکھا۔ مجھے بھی مدعو کیا گیا تھا۔ یہاں کے کئی عیسائی ہمارے مشن کے ساتھ سخت عناد رکھتے ہیں۔ اور بات تک سننا گوارا نہیں کرتے خصوصاً جب سے کہ میں نے اسلام کی تائید میں اخباروں میں مضامین لکھنے شروع کئے ہیں ڈسٹرکٹ کمشنر نے ایک گنی چندہ دیا۔ میں نے بھی ایک گنی تعلیمی اغراض کیلئے پیش کی۔ اس پر تمام مجمع میں ایک شور پیدا ہو گیا۔ اور حاضرین نے پر زور تالیاں بجائیں۔ عیسائی مشن کی طرف سے خاص طور پر ہمارا شکریہ ادا کیا گیا۔ مجھے امید ہے۔ کہ جب اخبارات میں یہ خبر شایع ہو گی۔ تو لوگ ہمارے مشن کی طرف اور زیادہ متوجہ ہوں گے۔ اور یہاں کے لوگ بھی اپنے تعصب میں کمی اختیار کریں گے۔ اور ہمارے لیکچروں میں آئینگے ⁂

تبلیغی لٹریچر

میں نے مولانا شمس صاحب مبلغ فلسطین سے عربی کتب جو انہوں نے اور جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے لکھی ہیں۔ طلب کی تھیں۔ جو انہوں نے ایک خاصی تعداد میں ہمیں بھیجدی ہیں۔ جنہیں غیر احمدی احباب میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تبلیغی کوششوں میں برکت دے۔ میں بیان نہیں کر سکتا۔ کہ آپ کی رسالہ کتب کس قدر مفید ثابت ہوئی ہیں۔ غیر احمدی بہت شوق سے مطالعہ کر رہے ہیں ⁂

جناب ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب مبلغ امریکہ نے بھی دو مختلف ٹریکٹ پچاس پچاس کی تعداد میں بلا قیمت ارسال کئے۔ جو بذریعہ ڈاک تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ دونو نہایت مفید ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ والسلام

نذیر احمد مبلغ گولڈ کوسٹ۔ سالٹ پانڈ۔

"سن رائز" ہمارا انگریزی اخبار

اس وقت اس بات کی سخت ضرورت ثابت ہو رہی ہے۔ کہ مدراس۔ بنگال۔ بہار۔ بمبئی اور انگریزی خوان طبقے میں ہم اپنے خیالات پہنچائیں۔ اور ان علاقوں کے مسلمانوں کی سیاسی و مذہبی معاملات میں رہنمائی کریں۔ جس کا موقعہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے انفاس قدسیہ سے جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ قادیان سے سن رائز پندرہ روزہ اخبار ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے سابق مبلغ انگلستان ایسے قابل کی ادارت میں نکلتا ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں احباب کرام کو سرگرم حصہ لینا چاہیئے جس قدر اس کا حلقہ اشاعت وسیع ہو گا۔ ہمارا پیغام زیادہ سے زیادہ آدمیوں کو پہنچیگا ⁂

پس بنگال و بہار۔ مدراس۔ بمبئی۔ مالابار اور پنجاب کے انگریزی دان و انگریزی خوان احباب اس بات کے لئے کوشش فرمائیں کہ سن رائز کی خریداری سے کوئی سکول اور کوئی لائبریری خالی نہ ہو۔ اور نوجوان طبقہ خصوصیت سے اس سے مستفید ہو۔

طالب علموں کیلئے اس کا چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اور عوام کیلئے دو روپے۔ معاونین کے نام اخبار میں درج کئے جائیں گے ⁂

مینیجر "سن رائز" قادیان

اخبار احمدیہ

کارکنان جماعت احمدیہ بیلی

حاجی غلام جبار صاحب محلہ بہاری پریذیڈنٹ۔ مولوی محمد یونس صاحب محلہ شاہدانہ۔ فنانشل سیکرٹری۔ ماسٹر حبیب احمد صاحب قریشی۔ ہیڈ ماسٹر نیدرنگ سکول۔ سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت

خاکسار احمد جان عفی عنہ۔

عہدیداران جماعت احمدیہ مری

پریذیڈنٹ۔ بابو الہ بخش صاحب۔ جنرل سیکرٹری بابو محمد سعید صاحب۔ سکرٹری تبلیغ حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلی بی۔ اے محاسب۔ بابو محمد شریف صاحب۔ محصل مرزا محمد خاں صاحب۔

نوٹ۔ تمام صیغہ جات کی خط و کتابت بنام بابو الہ بخش صاحب (پریذیڈنٹ) ہیڈ سگنیلر کوہ مری ہو۔ خاکسار الہ بخش۔

جماعت احمدیہ بہاولپور کے سیکرٹری مال

ماہ گذشتہ سے سید اصغر علی ہاشمی صاحب مقامی انجمن کے سیکرٹری مال مقرر ہوئے ہیں۔ آئندہ مال کے متعلق تمام خط و کتابت انہی کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ جو یہ ہے۔ اصغر علی ہاشمی احمدی محکمہ نہر ایس۔ وی پی۔ بہاولپور

عہدیداران جماعت احمدیہ سکھر

(۱) بابو عبدالرحمٰن صاحب ریلوے چارج مین پریذیڈنٹ (۲) شیخ مختار نبی صاحب انسپکٹر آف ریلوے ورکس۔ محاسب و سیکرٹری مال (۳) بھائی محمد حسین صاحب تاجر سکرٹری تبلیغ (۴) بھائی سید عباس علی شاہ صاحب آنریری مبلغ۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بیوی بچے عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور مجھے خود بھی بعض تکالیف کا سامنا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار ایم اے مومن سب انسپکٹر ریلوے پولیس کوچ بہار

۲۔ مجھے ایک مالی ابتلاء درپیش ہے۔ نیز میری اہلیہ سخت بخار محرقہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ نیاز مند ماسٹر عبدالرحمٰن بی اے نو مسلم

۳۔ میری آنکھیں خراب ہو گئی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام حیدر از ٹانک۔

۴۔ میں چند ایک مشکلات میں پھنسا ہوا ہوں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ حقیر محبوب عالم احمدی ادریسر۔ سندھ

۵۔ میرا لڑکا ایک ماہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سردار احمد مانسہرہ۔

ولادت

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں سے ۲۶ اپریل کو فرزند تولد ہوا ہے۔ خدمت دین کے لئے وقف کرنے کا ارادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

"پیغام صلح" کی دھمکی کے متعلق چیلنج

غیر مبایعین جنہوں نے اپنے لئے حال میں "لاہوری احمدی" کا نیا خطاب تجویز کیا ہے۔ عجب قماش کے انسان ہیں۔ انہوں نے اس بات کا عہد کر رکھا ہے۔ کہ "قادیانی" احمدیوں کی ہر بات کی ضرور مخالفت کی جائے۔ اور ان کے ہر کام میں نقص نکالے جائیں۔ خواہ وہ کس قدر ہی مفید اور فائدہ رساں کیوں نہ ہو۔

اندھا دھند مخالفت

اس وقت جبکہ وہ خود تسلیم کر رہے ہیں کہ "ہندوستانی مسلمانوں پر اس سے زیادہ کٹھن گھڑی کبھی نہیں آئی"۔ اور اس حالت میں جبکہ وہ اپنے حضرت امیر کے اس ارشاد کے ماتحت۔ کہ "سیاسیات سے بالکل الگ رہو"۔ سیاسی امور میں حصہ لینا گناہ سمجھتے ہیں۔ کم از کم وہ اتنا ہی کرتے۔ کہ جو شخص بھی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت میں کچھ نہ کچھ مدد دیتا۔ خواہ وہ غیر مسلم ہی ہوتا۔ اس کے ممنون ہوتے۔ لیکن اندھا دھند مخالفت کی وجہ سے ان کی حماقت اس درجہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ وہ خود کچھ نہ کرتے ہوتے اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ "قادیانی احمدی" مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوں۔ اور یہ بات ان کے لئے اس قدر تکلیف دہ اور رنج افزا ہے۔ کہ اس کے خلاف در پردہ ہر قسم کی کوششیں کرنے پر اکتفا نہ کرتے ہوتے اب انہوں نے کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی ہے۔

کمینہ الزام

چنانچہ ایک طرف تو انہوں نے ہمیں یہ کہکر حفاظت حقوق مسلمین سے روکنا چاہا ہے۔ کہ "ان کلمہ گو کافروں کے حقوق کی حفاظت کی فکر نہ فرمائیں"۔ اور دوسری طرف عام مسلمانوں کو ہمارے خلاف اکسانے اور ہم سے متنفر کرنے کے لئے یہ نہایت ہی کمینہ الزام لگایا ہے۔ کہ "قادیانی جماعت گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر لگی ہوئی ہے"۔

اور اس بناء پر ہمیں یہ شر انگیز دھمکی دی گئی ہے۔ کہ "ہم قدیم نیاز مندوں کو تو قادیانی جماعت کی اس پرمعنی جدوجہد میں بعض ایسی چیزیں نظر آ رہی ہیں۔ جو بہت سے شکوک و شبہات کا باعث قرار دی جا سکتی ہیں۔ ان پر ہماری نکتہ چینی قادیانی احباب کی انتہائی مشکلات کا باعث ہو سکتی ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ہماری لب کشائی کے بعد وہ اپنی جدوجہد سے بالکل دستبردار ہو جائیں" (پیغام ۱ جون)

ان الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے ان قدیم نیاز مندوں کو ہمارے "گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر" لگے ہونے کے متعلق بعض ایسی چیزیں نظر آ رہی ہیں" جن پر ان کی نکتہ چینی نہ صرف ہماری "انتہائی مشکلات کا باعث ہو سکتی ہے"۔ بلکہ ہمیں اپنی جدوجہد سے دست بردار ہونے پر مجبور کر سکتی ہے۔

ہماری گذارش

اس کے متعلق ہماری گذارش یہ ہے۔ کہ جب ہماری جدوجہد گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر مقرر ہونے کے متعلق ہے۔ اور "پیغام" کی نکتہ چینی ہمیں اس سے دستبردار ہونے پر مجبور کر سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ وہ "لب کشائی" کر کے ہماری اس جدوجہد کو روک نہیں دیتا۔ اور مسلمانوں کو ہمارے "کار خاص" کے نقصانات سے نہیں بچا لیتا۔ کیا ایک طرف اس کا یہ دعویٰ کہ وہ اپنی نکتہ چینی کے زور سے ہمیں "گورنمنٹ برطانیہ کے محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی میں خدمات انجام" دینے سے دستبردار کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف اس بارے میں لب کشائی نہ کرنا ان لوگوں کے ساتھ انتہا درجہ کی غداری نہیں ہے۔ جن کی خیر خواہی اور ہمدردی کا وہ دم بھرتا ہے۔ اور کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ وہ جان بوجھکر مسلمانوں کو نقصانات سے بچانے میں پہلو تہی کر رہا ہے۔

کھلی اجازت

رہی یہ بات کہ اس کی نکتہ چینی ہمارے لئے انتہائی مشکلات کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ہماری طرف سے کھلی اجازت ہے۔ اور ہم صاف طور پر کہدینا چاہتے ہیں کہ اس کی پیدا کردہ مشکلات کی ہم نے نہ کبھی پہلے پرواہ کی ہے۔ اور نہ اب کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر سکتا ہے۔ کرے۔ اور جس نکتہ چینی کی اس نے دھمکی دی ہے اسے ضرور عمل میں لائے۔ ہمارے نزدیک جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ کذب بیانی اور افترا پردازی کی پرانی عادت سے مجبور ہو کر۔ اور بغض و عداوت کے جذبات کی سیری کے لئے لکھا ہے۔ ورنہ اس کے جھوٹ اور بہتان ہونے میں اسے خود بھی شبہ نہیں ہے۔

چیلنج

اگر "پیغام صلح" کے نزدیک ہمارا یہ دعویٰ درست نہیں تو ہم اسے چیلنج دیتے ہیں۔ کہ جو دھمکی اس نے دی ہے۔ اسے پایہ ثبوت تک پہنچائے۔ اور ہماری "پرمعنی جدوجہد میں اسے جو چیزیں نظر آ رہی ہیں"۔ وہ ایک ایک پیش کر کے جس قدر چاہے۔ دل کھولکر ان پر نکتہ چینی کرے۔ اگر "پیغام صلح" کے پاس اس قسم کی کوئی چیز تھی۔ تو اس کا فرض تھا۔ کہ اپنے دعوے کے ساتھ ہی پیش کرتا۔ اور بلا دلیل دعویٰ کر کے خواہ مخواہ کی ڈینگیں نہ مارتا۔ لیکن اب جبکہ اس نے بزعم خود ہمیں بہت بڑی دھمکی دی ہے۔ اور یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ہم اس کی لب کشائی کے بعد اپنی جدوجہد سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ ہمارا چیلنج منظور کر کے ضرور لب کشائی کرے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ اگر اس کی انسانیت اور شرافت کی حس بالکل مردہ نہیں ہو گئی۔ اور اگر اسے اپنی بات کا کچھ بھی پاس ہے۔ تو اسے اپنا دعوے پایہ ثبوت تک پہنچانا چاہئے۔ اور ضرور وہ چیزیں پیش کرنی چاہئیں۔ جن کے متعلق اس نے دھمکی دی ہے۔

غیر مبایعین کار خاص پر

"پیغام صلح" ہم پر تو سراسر جھوٹا یہ الزام لگا رہا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر مقرر ہیں۔ لیکن وہ ان سندات کو بالکل نظر انداز کر گیا ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا خود اس نے گورنمنٹ کی خاص خدمات کے ثبوت میں پیش کی تھیں۔ اسی طرح ان کوششوں کو وہ بالکل بھول گیا ہے۔ جن کے نتیجہ میں ملک میں قیام امن کے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی کو سرکاری رپورٹوں میں وہ اپنی طرف منسوب کراتے رہے ہیں علاوہ ازیں محکمہ پولیس میں پیغامی خیالات کے لوگوں کی خاص ترقیاں بھی ان کے طریق کار پر بخوبی روشنی ڈالتی ہیں ان حالات میں ہم پر گورنمنٹ کی خاص خدمات کا الزام لگانا بکف چراغ دارد کی مثال کو تازہ کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔

غیر مبایعین میں اگر ہمت اور جرأت ہے۔ تو صاف طور پر اعلان کر دیں۔ کہ وہ گورنمنٹ اور مسلمانوں کے خلاف کانگرس اور ہندوؤں کا طریق عمل درست سمجھتے ہیں۔ اسلئے انکی پوری پوری تائید کرتے ہیں۔ تا یہ معلوم ہو۔ کہ وہ خود کیا چاہتے۔ اور کیا کر رہے ہیں۔

قادیان کا مذبح اور مولوی ثناء اللہ

مولوی ثناء اللہ صاحب جن کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے۔ اور متحدہ مخالفین کے مقابلہ میں کمزور کرنے کے سوا اور کوئی نہیں۔ بار بار مذبح قادیان کا ذکر کرکے یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اس کے قائم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اور اسے جماعت احمدیہ میں "شجاعت۔ حریت۔ اور تہور" نہ ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا شخص جس نے مسلمانوں کے سیاسی معاشرتی اور مذہبی حقوق کی حفاظت میں کوئی خدمت انجام دی ہوتی۔ اور اس کے لئے کسی قسم کی تکلیف اٹھائی ہوتی۔ اس بارے میں اپنی شجاعت۔ حریت اور تہور کا ثبوت دیا ہوتا۔ ہم پر مذبح کے متعلق اعتراض کرتا۔ تو اور بات تھی۔ لیکن خدا کی شان اعتراض کرنے والا وہ شخص ہے۔ جسے مسلمانوں کے کسی معمولی سے معمولی حق کی حفاظت کے لئے بھی کوئی کام کرنے کی آج تک کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ کیا مولوی صاحب اپنی شجاعت۔ حریت اور تہور کا کوئی ایسا نمونہ پیش کرسکتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے حقوق غیر مسلموں یا گورنمنٹ سے حاصل کرنے کے متعلق انہوں نے دکھایا ہو۔ اگر نہیں۔ تو ہم پر اعتراض کرنے کا کیا مطلب؟

رہا مذبح کا معاملہ اس کے متعلق معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ جس غرض کے لئے اس کی ضرورت محسوس کی گئی تھی۔ وہ ایک حد تک اب بھی پوری ہو رہی ہے۔ گائیں ذبح ہوتی ہیں اور حاجت مند گوشت استعمال کررہے ہیں۔ پھر باقاعدہ مذبح کا معاملہ ختم نہیں ہوگیا۔ حکام کے زیر غور ہے۔ وہ اس بارے میں اپنے طور پر تحقیقات کے مراحل طے کررہے ہیں۔ اور ہم فیصلہ کے منتظر ہیں۔

ہندو دھرم میں اصلاح کی ضرورت

آریہ گزٹ (۸ جون) لکھتا ہے۔

"برا ناجنم کا ورن۔ باہمی نفرت۔ اونچ نیچ پر مبنی مجلسی نظام۔ اب بیسویں صدی میں ہمارے کام نہیں آسکتے۔ ہندو قوم کے حالات کے مطابق اپنے نظام کو بدلنا چاہئیے۔ تبدیلی ترقی کا راز ہے۔ جو قومیں حالات کے ساتھ اپنے خیالات اور مجلسی نظام کو تبدیل نہیں کرتیں۔ وہ صفحہ ہستی سے جلد مٹ جاتی ہیں۔ ہندو قوم آہستہ آہستہ مٹ رہی ہے۔ اب وقت ہے۔ کہ یہ سنبھل جائے۔ اور جو مہلک خرابیاں اس میں پیدا ہو رہی ہیں۔ انہیں دور کردے"

آریہ جن باتوں میں تغیر و تبدل کی ضرورت محسوس کرکے ہیں۔ وہ آج تک ہندو دھرم کا جزو سمجھی جاتی رہی ہیں۔ اور اب بھی لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں انسان ایسے ہیں۔ جو انہیں اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے خلاف آواز اٹھانے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ ویدک دھرم کو موجودہ زمانہ میں قابل عمل نہیں سمجھتے۔ اور اس میں خود تغیر و تبدل کرکے زمانہ حال کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ اور یہ صاف بات ہے۔ کہ جو مذہب انسانوں کی اصلاح کا محتاج ہے۔ وہ اس خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا جس کا کاروبار انسانی دست اندازی سے بالاتر ہے۔

کانگرسیوں کا عدم تشدد

وہ عدم تشدد جسے کانگرس کا creed بیان کیا جاتا تھا۔ اور جس کا ہر ممبر بننے والے انسان سے حلفیہ عہد لیا جاتا تھا۔ روز بروز کانگرسیوں کی حرکات سے اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوتا جارہا ہے۔ اس کی تازہ مثال وہ واقعہ ہے۔ جو چچواہٹ ضلع میدناپور (بنگال) میں چند دن ہوئے وقوع پذیر ہوا۔ پولیس کے چند آدمی اپنے فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں وہاں گئے۔ ان میں سے ایک سب انسپکٹر کو تو کانگرسی والنٹیروں نے دیہاتیوں کے ساتھ مل کر قتل کردیا۔ اور اس کے ٹکڑے کرکے پھینک دیئے۔ ایک ابھی تک مفقود الخبر ہے۔ کنسٹیبلوں سے ان کے اسلحہ وغیرہ چھین لئے گئے۔ اس کے بعد جب حکام بالاتفتیش کے لئے آئے تو ان پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور بندوقوں سے ان پر فائر کئے گئے جب وہ موجودہ پولیس کو ساتھ لے کر پسپا ہوتے تو ہجوم نے ان کا تعاقب کیا۔ شکر ہے۔ کہ ابھی کانگرس کی تحریک عدم تشدد سے چلائی جارہی ہے۔ اگر کہیں تشدد کا اصول اس کی تہ میں کارفرما ہوتا۔ تو خدا جانے کیا قیامت برپا ہوتی۔

مذہبی آزادی کے مدعیان کی تنگدلی

اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے۔ کہ انگلستان میں پوپ نے ایک فہرست ان کتب کی شائع کی ہے۔ جن کا پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا۔ اور لکھا ہے۔ کہ ان کے پڑھنے والے کی نجات نہیں ہوگی۔ اس فہرست میں کیتھولک تصانیف کے علاوہ قرآن پاک کا نام بھی درج ہے۔ اگرچہ تہذیب و تمدن کے اس زمانہ میں مدعیان حریت و آزادی اور معلمین رواداری کی یہ تنگدلی اور متعصبانہ سپرٹ نہایت ہی مایوس کن ہے۔ لیکن یہ بھی قرآن پاک کی فضیلت اور برتری کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائی مذہب کے علمبردار یہ بات اچھی طرح محسوس کرچکے ہیں۔ کہ قرآن پاک اپنے اندر اس قدر جاذبیت کشش اور بلحاظ دلائل اس قدر معقولیت اور وزن رکھتا ہے۔ کہ اس کا مطالعہ حق پسند اور صحیح الدماغ انسانوں سے اپنی صداقت کا اعتراف کرالیتا ہے۔

صوبہ بہار میں مسلمانوں کیلئے خطرہ

بہار بھاگلپور ڈسٹرکٹ میں موجودہ صورت حالات کے متعلق گورنمنٹ نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جس میں بیان ہے۔ کہ کانگرسیوں کی طرف سے کچھ عرصہ ہوا۔ وہاں ایک "سوراج آشرم" کھولا گیا۔ جا آہستہ آہستہ ایک نیم ملٹری کیمپ بن گیا ہے۔ اس میں والنٹیروں کو باقاعدہ پریڈ کرائی جاتی ہے۔ اور لاٹھی اور خنجر سے لڑائی کرنا سکھایا جاتا ہے۔ اس تعلیم جنگ کو گورنمنٹ سے مقابلہ کے لئے تیاری کا نام تو کسی صورت میں نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ مشین گنوں۔ توپوں۔ اور ہوائی جہازوں کے مقابلہ میں لاٹھی اور خنجر حقیقت ہی کیا رکھتے ہیں۔ اور کانگرسی اس قدر ناواقف نہیں۔ کہ دست بدست لڑائی اور لاٹھی و خنجر کے استعمال سے انگریزوں کو شکست دینے کا خیال دل میں لا سکیں۔ ہاں اس تزلہ کا خوف عضو ضعیف کو ہی ہوسکتا ہے۔ اور وہ مسلمانوں کے سوا کون ہے۔ جو پہلے ہی اس صوبہ میں بتیس دانتوں میں زبان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

مکمل آزادی اور ڈومینین سٹیٹس

بارہا بتایا جاچکا ہے۔ کہ ہندو کبھی یہ بات نہیں پسند کرتا۔ کہ انگریز ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ بلکہ اس کا دلی منشار یہ ہے۔ کہ برطانیہ کی قوت و شوکت کی پناہ میں خود ہندوستان پر حکومت کرے۔ تمام ادارات اور محکمہ جات کلیتہً اس کے قبضہ میں ہوں۔ اور انگریزی سپاہ کی سنگینیں اور توپیں بیرونی اور اندرونی مخالفوں سے اس کی حفاظت کریں۔ مکمل آزادی کا مطالبہ محض ایک ڈھونگ ہے۔ جو انگریز کو ڈومینین سٹیٹس دیدینے پر آمادہ کرنے کے لئے رچایا گیا ہے۔ اور اگر آج یہ درجہ دیدیا جائے تو کانگرس تمام جذبات حریت و آزادی سے عاری ہوکر سر تسلیم خم کردے گی۔

اس دعویٰ کی تائید میں بیسیوں دلائل و شواہد پیش کئے جاچکے ہیں۔ آج ان میں ایک اور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ "ملاپ" ۱۳ جون لکھتا ہے:-

"اس وقت تک ایک بھی پولیٹکل پارٹی نے ڈومینین سٹیٹس سے کم کا مطالبہ نہیں کیا۔ اور واقفکار لوگ جانتے ہیں کہ ڈومینین سٹیٹس اور کامل آزادی میں محض نام کا فرق رہ جاتا ہے" اگر فی الواقعہ ان دونوں در[میان] [...]ہیں سوائے نام کے کوئی فرق نہیں۔ تو آزادی کے طلبگار اور اپنی حکومت چاہنے والے لوگوں کو کامل آزادی کے فریب میں قربانیوں کیلئے آمادہ کرنا صریح دھوکہ دہی نہیں۔ تو کیا ہے؟

موجودہ شورش کا مقصد رام راجیہ کا قیام

سر مائیکل اڈوائر ایک لمبے عرصہ تک انڈین سول سروس میں رہنے کے باعث ہندوستان کے متعلق چونکہ وسیع معلومات رکھتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں آپ کی رائے بہت اہم سمجھی جانی چاہیئے۔ آپ نے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲؍ جون میں ہندوستان کی موجودہ شورش کے متعلق ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستانی انتہا پسند جن کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ یہ چاہتے ہیں۔ کہ برٹش حکومت کو اُلٹ کر اس کی جگہ ایسی حکومت قائم کردیں جو برہمنوں کے ماتحت ہو۔ وہ یا تو براہ راست اس کے لئے شورش پیدا کر رہے ہیں۔ اور یا اسے انگریزوں سے سیاسی حقوق حاصل کرکے اپنے اس مقصد سے زیادہ قریب ہونیکا ذریعہ بنا کر اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ایک لمبے عرصہ کے تجربہ کے بعد سر مائیکل اڈوائر نے اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ لیکن عام طور پر سر مائیکل کی شخصیت چونکہ ہندوستانیوں کے لئے کچھ زیادہ پسندیدہ نہیں رہی۔ اس لئے ہندو پریس کا اس حقیقت کے خلاف شور و شر برپا کرکے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا قدرتی امر ہے۔ لیکن ہم یہ بات بالوضاحت بیان کردینا اپنا ایک انسانی اور اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔ کہ سر اڈوائر کی شخصیت خواہ کس قدر قابل اعتراض کیوں نہ ہو۔ لیکن جو بات انہوں نے کہی ہے۔ وہ سو فیصدی درست ہے۔ اور اس میں کسی اشتباہ کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ کہ تمام شورش اور فتنہ انگیزی سے ہندوؤں کا مقصد وحید رام راجیہ کا قیام ہے۔ وبس۔ اس کے ثبوت میں ہم خود ہندوؤں اور معتبر و معزز ہندوؤں کی شہادات پیش کرتے ہیں۔

لالہ ہردیال صاحب ایم۔ اے کا ایک مضمون ملاپ ۲۳؍ جون ۱۹۲۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں "ہندوؤں۔ ہندوستان اور پنجاب کا مستقبل ہندو سنگھٹن۔ ہندو راج۔ اسلام اور عیسائیت کی شدھی اور افغانستان اور سرحد کی فتح اور شدھی پر منحصر ہے جب تک افغان اور سرحدی قبائل مسلمان رہینگے۔ انکی طرف سے ہندوستان پر حملے کا امکان ہمیشہ موجود رہے گا۔ ..... اگر ہندوستان کو کبھی آزادی حاصل ہوئی۔ تو اس کے معنے ہندو راج کا قیام ہونگے۔ اور جب یہ مل گیا۔ سب باتیں آسان ہو جائینگی۔ تاریخ سپین بھی اس بات کو واضح کرتی ہے۔ اہل سپین صدیوں تک عربوں اور مراکو کے مسلمانوں کے ماتحت رہے۔ لیکن چودھویں صدی میں جب ان کے اندر بیداری پیدا ہوئی۔ تو انہوں نے مسلمانوں کو مار مار کر نکال دیا۔ اور دو صدیوں کے اندر اندر آزادی حاصل کرلی"

جو لوگ سر اڈوائر کی رائے کو جنبہ داری اور ہندوستانیوں کی دشمنی کی بناء پر محمول کرکے قابل التفات نہ سمجھیں۔ ان سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں۔ وہ لالہ ہردیال ایم۔ اے کے مذکورہ بالا الفاظ کی کیا توضیح کرینگے۔ جو صرف ہندو راجیہ کے قیام کا اعلان ہی نہیں۔ بلکہ رام راجیہ میں مسلمانوں کی حالت کا بھی صحیح صحیح فوٹو ہیں۔ اور سپین کی تاریخ کے نظارے ان کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

اور سنیئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"آریہ لوگ ہندوستان میں نہ انگریزوں کا راجیہ چاہتے ہیں۔ نہ مسلمانوں کا بلکہ رام راجیہ چاہتے ہیں" (ملاپ ۲۷؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

یہ اس اخبار کا تازہ اعلان ہے۔ جو کانگریس کا شیدائی ہے اور تو اور گاندھی جی مہاراج جن کے متعلق کسی قسم کی جنبہ داری کا شک کرنا بعض مسلمان کہلانے والے بھی گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ یوں گوہر فشانی کرتے ہیں۔

"سوراجیہ کے چاہے کتنے ہی معنے کئے جائیں اور میں بھی چاہے کتنے ہی معنے لوگوں کو بتاؤں۔ پھر بھی میرے نزدیک سوراجیہ کا ایک ہی معنی ہے۔ اور وہ ہے رام راجیہ ...... دن رات اس کی رٹ لگاتے رہنا ہم سب کا فرض ہے۔ اور سچا فکر وہی ہے۔ جو رام راجیہ کی قائمی کے اسباب سوچنے کے لئے کیا گیا ہو" (پرتاپ ۲۷؍ مارچ ۱۹۳۰ء)

اگر ہمارے پاس یہ واضح اور نمایاں تحریرات نہ ہوتیں۔ تو پھر سر اڈوائر کی پیش کردہ رائے کوئی زیادہ قابل التفات نہ ہوتی۔ لیکن جب ہندو نیتاؤں کی طرف سے اس قدر صاف گوئی سے کام لیا جارہا ہو۔ اور ان کے اعمال اس کی پوری پوری تصدیق کرتے ہوں۔ تو پھر اس بارے میں شک و شبہ کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کا جو طرز عمل ہے اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ ہندو نوجوانوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے۔

"اے بھارت ورش کے ہندو نوجوان بچاؤ۔ وہ بہادر پرتاپ جس سے شہنشاہ اکبر گھبراتا تھا۔ وہ شیر دل سیواجی جو اورنگ زیب کے چھکے چھڑاتا تھا۔ وہ بیر بندہ جس کی تلوار مسلمانوں کے پرخچے اُڑاتی تھی۔ ہائے ہائے آج وہ سارے کہاں ہیں۔ اور کس جگہ چھپے ہوئے ہیں۔"

(ہندو ۱۲؍ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

ایسے وقت میں جبکہ ہندو قوم بظاہر انگریزوں سے نبرد آزما ہے۔ ایسے لوگوں کی تلاش کرنا اور انہیں کمین گاہوں سے نکل آنے کی ترغیب دینا جو مسلمانوں کے پرخچے اُڑائیں اس بات کو بالکل صاف کر دیتا ہے۔ کہ اس تمام شورش کا حقیقی مقصد و مدعا رام راجیہ یا ہندو راجیہ کے سوا کچھ نہیں۔

ایک ضروری مشورہ

مسلمان بچوں کو تعلیم کیلئے قادیان بھیجا جائے

یوں تو ہندوستان کا کوئی ایسا طبقہ نہیں۔ جو کانگریس کے بیہودہ پروگرام کے مضر اثرات سے محفوظ ہو۔ لیکن طلباء پر اس کا اثر نہایت نقصان دہ پڑ رہا ہے۔ عام طور پر شہروں میں ان دنوں جو واقعات پیش آرہے ہیں۔ ان کی موجودگی میں ناممکن ہے۔ کہ طلباء اپنی تمام تر توجہ تحصیل علم کی طرف دے سکیں۔ اس پر آئے دن کی ہڑتالیں اور سکولوں سے غیر حاضری مزید مصیبت ہے۔ ان حالات میں طلباء کو تعلیمی لحاظ سے جو نقصان پہنچ رہا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور اس سے احمدی طلباء بھی مستثنےٰ نہیں رہ سکتے۔ ایسی صورت میں ہم یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ احمدی احباب نہ صرف اپنے بچوں کو بلکہ دوسرے مسلمانوں کے بچوں کو بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھنے کے لئے بھیجیں۔ جہاں وہ ہر قسم کی شورشوں اور فتنوں سے محفوظ ہونے کی وجہ سے اپنی تمام توجہ تعلیم کی طرف دے سکیں گے اور ان کے خیالات پر ان بداخلاقیوں کا اثر نہیں ہوگا۔ جو آجکل کی ہنگامہ آرائی کا جزو لاینفک ہیں۔ اور پھر وہ دنیا کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں گے۔ جو ہر ایک مسلمان بچے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

احمدی احباب کو تو سوائے کسی خاص مجبوری کے اپنی اولاد کی تربیت کے لحاظ سے یہ فرض سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسے قادیان میں تعلیم دلائی جائے۔ اور اس میں قطعاً کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کا تبلیغی سکرٹریوں کے متعلق اعلان

تبلیغی سکرٹریوں کا نیا انتخاب

میں نے گذشتہ دو تین سالوں میں متعدد مرتبہ اعلانات اور چٹھیوں کے ذریعہ تمام احمدیہ جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ہاں سکرٹری تبلیغ مقرر کر کے دفتر دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ نہ تو اعلانات پر چنداں توجہ ہوئی ہے۔ اور نہ چٹھیوں پر۔ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ باوجود اس کوشش کے دفتر دعوۃ و تبلیغ تمام جماعتوں کے تبلیغی سکرٹریوں کی فہرست مکمل نہیں کر سکا۔ بعض جماعتوں نے اطلاع تو دی۔ لیکن وہاں سے کبھی کوئی تبلیغی رپورٹ نہیں آئی۔ جس سے خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ شاید عہدیدار بدل گیا ہے۔ یا ویسے ہی غفلت ہو رہی ہے۔ اور اکثر جماعتوں نے میرے اعلانات اور چٹھیوں پر شاید اس لئے توجہ نہیں کی۔ کہ ان کے خیال میں ان کے سکرٹری تبلیغ کا نام دفتر دعوۃ و تبلیغ میں موجود ہے۔ غرض اس وقت دفتر کو باقاعدہ رپورٹ دینے والے سکرٹری صاحبان ایک درجن سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کر لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ کہ یا تو جماعتوں میں تبلیغ نہیں ہو رہی۔ اور یا عہدہ دار ہی ایسے سست ہیں۔ کہ وہ رپورٹ دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے اندر اور باہر تمام احمدیہ جماعتوں میں تبلیغی سکرٹریوں کا انتخاب از سر نو کیا جائے۔ پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے بلا استثناء ہندوستان کی تمام احمدیہ جماعتوں کے موجودہ تبلیغی سکرٹریوں کی میعاد کو ۲ر جولائی کو ختم کرتا ہوں۔ اور ہر ایک انجمن کے لئے یہ امر لازمی قرار دیتا ہوں۔ کہ ۲ر جولائی بروز جمعہ نماز جمعہ کے معاً بعد ایک غیر معمولی اجلاس منعقد کر کے تبلیغی سکرٹریوں کا نئے سرے سے انتخاب کیا جائے۔ اور ان کے اسماء اور خط و کتابت کے لئے مکمل پتوں کی اطلاع ۱۵ر جولائی تک دفتر میں پہونچ جانی چاہئے۔ ہندوستان سے باہر جو جماعتیں ہیں۔ ان کو یہ اطلاع چونکہ دیر سے پہونچیگی۔ اس لئے ان کے موجودہ سکرٹریوں کی میعاد ۳۰ر جولائی کو ختم کی جاتی ہے۔ اور انہیں چاہئے۔ کہ اس اعلان کے پہونچنے کے معاً بعد آنیوالے جمعہ یا اتوار کے دن غیر معمولی اجلاس میں نئے انتخاب کے متعلق فیصلہ کر کے فوراً دفتر کو نئے سکرٹری تبلیغ کے نام اور مکمل پتہ سے اطلاع دیں۔

ضروری ہدایات

نئے انتخاب کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے۔ کہ پرانے مفید کارکنوں کو کام کرنے کا دوبارہ موقعہ نہ دیا جائے۔ کسی جماعت کے نزدیک اگر پرانا عہدہ دار ہی قابلیت سے کام کر رہا ہے۔ اور آئندہ بھی وہ اس خدمت کی بجا آوری کے لئے تیار ہے۔ تو اسے دوبارہ مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ نیا آدمی مقرر کیا جائے۔

(۱) سکرٹری تبلیغ مستعد، قابل اور محنتی آدمی ہونا چاہئے۔ اور جماعت پر کسی نہ کسی لحاظ سے اس کا اثر ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ جماعت کے افراد سے تبلیغ کا کام لے سکے۔ اور تبلیغی نقطۂ نگاہ سے جماعت کو ایک نظام اور ضبط میں رکھ سکے۔ خود وقت کی قربانی کرنے والا ہو۔ تاکہ ان دوسروں کے لئے نمونہ ہو سکے۔ جو کہدیتے ہیں۔ کہ ہمیں تبلیغ کے لئے وقت نہیں ملتا۔ بذات خود تبلیغ میں انہماک اور جوش اور شوق رکھنے والا علمی لحاظ سے کم سے کم اتنی قابلیت کا ہو۔ کہ مرکزی دفتر سے خط و کتابت آسانی سے کر سکے۔ اور اپنی جماعت کی تبلیغی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ بھیجنے میں نہایت باقاعدہ ہو۔ (۲) جو لوگ ان صفات سے خالی ہوں۔ انہیں حتی الامکان اس عہدہ پر مقرر نہ کیا جائے۔ جماعتوں کے امراء پریزیڈنٹ اور جنرل سکرٹری اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ کیونکہ ایسے دوست دفتر کے لئے یا جماعت کے لئے چنداں مفید نہیں ہو سکتے۔ (۳) اس انتخاب میں آنیوالے دوستوں کو قریباً ڈیڑھ سال یعنی ۳۱ر دسمبر ۳۲ء تک کام کرنا ہوگا۔ سوائے اس کے کہ وہ دوسری جگہ تبدیل ہو جائیں۔ یا ایسی ہی کوئی اور معقول وجہ ہو۔ ایسی صورت میں فوراً ان کی جگہ دوسرا آدمی مقرر کیا جائے۔ اور دفتر کو اطلاع دی جائے۔

آخر میں میں پھر کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ میرے اس اعلان کی مخاطب ہر ایک احمدیہ انجمن ہے۔ خواہ اس نے سکرٹری تبلیغ مقرر کیا ہوا ہو۔ یا نہ۔ بہر حال تمام جماعتوں کو دوبارہ انتخاب کرنا لازمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اندرون ہندوستان و ممالک غیر کی احمدیہ جماعتیں میرے اس نہایت ضروری اعلان پر توجہ فرما کر مقررہ تاریخوں پر سکرٹریان تبلیغ کا نیا انتخاب کر کے فوراً اطلاع دینگی۔ اور ان کی طرف سے اطلاع ملنے تک میں امید کرتا ہوں۔ کہ میں تبلیغی سکرٹریوں کے فرائض اور تبلیغی ہدایات پر نظر ثانی کر کے دوبارہ چھپوانے کا انتظام کر سکونگا اور یہ ہدایات نئے منتخب شدہ سکرٹریوں کو بھیجی جائینگی۔

مبلغین سلسلہ سے خطاب

اسی ضمن میں مبلغین سلسلہ احمدیہ کو مخاطب کرنا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں۔ ہمارے مبلغین کا صرف یہی فرض نہیں ہے۔ کہ وہ خود تبلیغ کریں۔ بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ اپنے دوروں میں جماعتوں کو بیدار کر کے انہیں ایک منظم طریق کے ماتحت تبلیغ و اشاعت سلسلہ کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اور اب جبکہ تبلیغ کے لئے مبلغوں کے حلقے تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس لحاظ سے ان کی ذمہ داری اور بھی بڑھ گئی ہے۔ کہ وہ ہر ایک جماعت کو سکرٹریان تبلیغ کے نظام کے ماتحت لانے کی کوشش کریں۔ پس اب مبلغین کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس اعلان کی تعمیل جماعتوں سے کرائیں۔ اور جہاں بھی جائیں۔ اگر اس اعلان کی تعمیل جماعت نے نہ کی ہو۔ تو اپنی موجودگی میں کرائیں۔ اور جماعتوں کو مجبور کریں۔ کہ وہ اس اعلان۔ اور اس اعلان میں درج شدہ ہدایات کے مطابق سکرٹری تبلیغ منتخب کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔ میں نے اسی اعلان کے ضمن میں مبلغین کو مخاطب کرنا اس لئے مناسب سمجھا ہے۔ تاکہ جماعتوں کو بھی علم ہو جائے۔ کہ مبلغین ان کو اس اعلان کی تعمیل کے لئے مجبور کر سکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ایک مولوی صاحب کی اشتعال انگیزی

قریباً پندرہ روز سے یہاں پر ایک غیر احمدی مولوی جن کا نام عبد الرب ہے۔ اور جو بلوچستان کے رہنے والے ہیں۔ آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے سلسلہ احمدیہ کی شان میں بہت کچھ زہر اگلا۔ جس پر انہیں لکھا گیا۔ کہ اگر آپ کو اپنی علمیت پر ناز ہو۔ تو آئیں ہم سے وفات مسیح پر مباحثہ کر لیں۔ مگر انہوں نے تحریری جواب تک لکھنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا میں مباحثہ نہیں کرتا۔ تبادلہ خیالات کر سکتا ہوں۔ اس پر انہوں نے تفسیر خازن نکالی۔ اور یا عیسیٰ انی متوفیک والی آیت کی تفسیر پڑھنی شروع کر دی۔ مگر جب حضرت ابن عباسؓ کے اس قول پر جس میں انہوں نے متوفیک کے معنے ممیتک کے کئے ہیں۔ پہونچے۔ تو اسے حذف کر گئے۔ میں نے فوراً توجہ دلائی۔ مگر غیر احمدی چلانے لگے۔ کہ درمیان میں مت بولو تمہیں بعد میں وقت دیا جائیگا۔ مگر باوجود وعدہ کے انہوں نے آخر میں ہمیں جواب دینے کا کوئی موقع نہ دیا۔ اور مجلس کو منتشر کر دیا۔

میں نے دوبارہ انہیں لکھا۔ کہ آپ باقاعدہ مناظرہ کریں۔ لیکن انہوں نے فرار اختیار کیا۔

(خاکسار ملک حسن محمد احمدی از مقل کوٹ خاندیش)

موجودہ شورش کے خلاف احمدی جماعتوں کے جلسے

جماعت احمدیہ بھاما (لاہور)

ایک جلسہ منعقدہ ۱۵ جون ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) ہم موجودہ سیاسی شورش سے بیزار ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہم ہندوستان کی آزادی کے تہ دل سے متمنی ہیں۔ مگر ناجائز اور امن سوز ذرائع سے اسے حاصل کرنے کے سخت مخالف ہیں۔

(۲) ہم محض رسمی طور پر یہ نہیں کہتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات کے ماتحت ہم حکام بالادست سے تعاون اور اسے فرو کرنیکے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اس کے علاوہ ہر ممکن ذریعہ سے اس کا مقابلہ کرنے پر بھی آمادہ ہیں۔

(۳) اس کارروائی سے وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور اور ناظر اعلےٰ قادیان کو مطلع کیا جائے۔

جماعت احمدیہ سکندر آباد

۶ جون کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قرار پایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی پابندی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ سکندر آباد تحریک سول نافرمانی کی پُرزور مذمت کرتی ہے۔ اور ستیہ گرہیوں کی قانون شکن سرگرمیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

ہم آزادی کی خواہش میں کسی سے ہرگز کم نہیں۔ لیکن موجودہ ذرائع چونکہ خلاف مذہب اور خلاف اخلاق ہیں۔ اس لئے ہم گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ قانون شکنی کے مقابلہ کے لئے ہم حکام سے تعاون کرنے کے لئے بہمہ وجوہ تیار ہیں۔

جماعت احمدیہ کوہاٹ

۱۰ جون کے جلسہ میں متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ کہ

(۱) ہم کانگریس کے انقلاب انگیز پروپیگنڈا کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اسے فرو کرنے کے لئے اپنی خدمات حکومت کے پیش کرتے ہیں۔

(۲) گورنمنٹ سے پُرزور درخواست کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تمام جماعتوں کو راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں نمایندگی کا موقعہ دیا جائے۔

(۳) ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کی حق تلفی کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ مسلمان اس ناانصافی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

(۴) گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے تناسب آبادی اور ان کی سیاسی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے حقوق کے متعلق اپنی آیندہ پالیسی کا اعلان کر دے۔

جماعت احمدیہ کھاریاں

۱۴ جون ۱۹۳۰ء کو جماعت احمدیہ کھاریاں نے مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آرا پاس کئے۔ اور ان کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس گجرات کو ارسال کی گئیں۔

(۱) جماعت احمدیہ کھاریاں اور مضافات اپنے پیشوا حضرت مسیح موعودؑ اور موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تعلیم و ہدایت کے بموجب گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری کو اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ اور اس فرض کی ادائگی کے لئے ہر طرح سے گورنمنٹ عالیہ کے حکام کی امداد کرنے کو تیار ہے۔ اور گورنمنٹ سے اس کا کسی قسم کا معاوضہ لینے کی متوقع نہیں۔

(۲) موجودہ شورش اور خلاف امن تحریکات جو کانگریس کے لیڈروں کی طرف سے جاری ہیں۔ ان کے خلاف جماعت احمدیہ کھاریاں اور مضافات اظہار نفرت کرتی ہے۔ اور ایسے پراپیگنڈا کو امن عامہ کے صریح خلاف خیال کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ

برہمن بڑیہ ڈسٹرکٹ احمدیہ ایسوسی ایشن کے اجلاس منعقدہ ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل ریزولیوشنز بہ اتفاق آرا منظور ہوئے۔

(۱) یہ جلسہ کانگریس کی طرف سے جاری کردہ تحریک سول نافرمانی کو ہندوستان کے بہترین مفاد کے منافی اور مخرب اخلاق یقین کرتا ہے۔

(۲) احمدی اگرچہ آزادی وطن کے جذبات کے لحاظ سے کسی سے پیچھے نہیں۔ پھر بھی اپنے پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رہنمائی میں حفاظت قانون اور قیام امن کے لئے جب بھی حکام ان سے مدد لینا چاہیں۔ ہر ایک قربانی کرنیکے لئے تیار ہیں۔

(۳) یہ جلسہ ہندوؤں اور کانگریس کی ہر شعبہ میں مسلمانوں کے جائز حقوق کی پامالی کی کوششوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہے۔ کہ مسلمان کسی قوم کے غلام ہو کر زندگی بسر کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔

(۴) یہ جلسہ مسلمانوں اور برطانیہ کے تعلقات کی استواری کے خیال سے اس بات کو ضروری سمجھتا ہے۔ کہ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کی تمام سیاسی جماعتوں کے نمایندے شامل کئے جائیں۔

(۵) یہ جلسہ ہندوستان اور برطانیہ کی خیر خواہی کی وجہ سے اس بات کو ضروری سمجھتا ہے۔ کہ حکومت ہند مسلمان اور دیگر اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا جلد از جلد اعلان کر دے وگرنہ وہ مسلمانوں جیسی وفادار اور جری قوم کے لئے کانگریس کی رَو میں بہ جانیکا امکان پیدا کر کے اپنے بازو کو کمزور کر لیگی

(۶) ان ریزولیوشنز کی اطلاع وائسرائے ہند۔ گورنر بنگال ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ٹپرا۔ ڈویژنل کمشنر چٹاگانگ۔ ناظر خارجہ قادیان اور پریس کو دی جائے۔

جماعت احمدیہ اسلام پور چک ۳۰ ج ب تحصیل لودہراں

جماعت احمدیہ اسلام پور کے ایک عام جلسہ منعقدہ ۱۳ جون ۱۹۳۰ء میں حسب ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) یہ جلسہ موجودہ شورش سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہے۔ اور ہم اگرچہ آزادی وطن کے تہ دل سے خواہاں ہیں۔ تاہم اس کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع اور قانون شکنی کے سخت مخالف ہیں۔ کیونکہ یہ ذرائع اخلاق سوز اور مفاد ملکی کیلئے نقصان رساں ہیں

(۵) ہم ہر ممکن طریق سے اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی ہدایات کے ماتحت اس معاملہ میں حکام سے پورا پورا تعاون کرنے کے لئے آمادہ ہیں اور یہ ایک رسمی بات نہیں۔ بلکہ حکام اگر چاہیں۔ تو واقعی ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

(۳) کارروائی کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر سپرنٹنڈنٹ پولیس ملتان۔ اور ناظر اعلیٰ قادیان کو بھیجی جائیں۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ

۳۰ مئی ایک خاص جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

کانگریس کی موجودہ سرگرمیاں امن عامہ کے لئے خطرناک ہیں۔ اور پبلک مفاد کے لئے سخت نقصان رساں۔ اور انتہائی حب الوطنی کے باوجود ہم اپنے مقتدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ہدایات کے ماتحت اپنی رضاکارانہ خدمات وائسرائے ہند کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور جب کبھی ضرورت ہو۔ امن عامہ اور ملک کی زندگی اور جائدادوں کی حفاظت کے لئے بہمہ وجوہ تیار ہیں۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ۔ گورنر یو پی۔ اور وائسرائے ہند کو اس ریزولیوشن کی نقول بھیجی جائیں۔

جماعت احمدیہ سہارنپور

لوکل جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام حسب ذیل ریزولیوشنز

پاس ہوئے۔

(۱) ہم مقامی احمدی جو جماعت قادیان سے تعلق رکھتے ہیں حکومت کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم تہ دل سے موجودہ شورش کے خلاف ہیں۔ اور باوجودیکہ ہم ہندوستان کو آزاد دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر موجودہ اختیار کردہ ذرائع کے سخت خلاف ہیں۔ اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ یہ ذرائع مخرب اخلاق ہیں۔ اور ہم ہر ممکن ذریعہ سے اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کے احکام کی متابعت کرتے ہوئے ہم افسران کو ہر جائز امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ اس پیشکش کو رسمی نہیں سمجھا جائیگا۔ بلکہ حکام اس سے ضرورت کے موقع پر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں گے۔ اور اگرچہ ہماری اس روش سے پبلک ہمارے مخالف ہو جائے گی۔ مگر اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہم مسلمان اور زمیندار بھائیوں کو موجودہ خطرناک رَو سے علیحدہ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرینگے۔

جماعت احمدیہ جڑانوالہ

۸ر جون۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

(۱) ہم ممبران جماعت احمدیہ جڑانوالہ موجودہ خلاف قانون شورش کو دلی نفرت وحقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور اگرچہ آزادئ وطن کی خواہش میں ہم کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ لیکن موجودہ شورش چونکہ اخلاق اور ملکی مفاد کے منافی ہے۔ اس لئے اسے سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور اس کا ہر صورت میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت ہم حکام کے ساتھ ہمیشہ تعاون کرنے پر آمادہ ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہماری اس پیشکش کو رسمی تصور نہ کیا جائیگا۔ بلکہ جب بھی موقعہ آئے۔ حکام ہم سے موجودہ شورش کو فرو کرنے کے لئے کام لینگے۔

(۲) اس ریزولیوشن کی نقول بحضور جناب وائسرائے ہند صاحب بہادر اور گورنر صاحب بہادر پنجاب اور ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لائلپور اور سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس لائلپور کو روانہ کی جائیں - اور مرکز میں بھی اطلاع دیجئے۔

(خاکسار: محمد شفیع سکرٹری انجمن احمدیہ جڑانوالہ)

جماعتہائے احمدیہ تحصیل سنگھڑ و علاقہ فرنٹیر ضلع ڈیرہ غازیخان

جماعت ہائے احمدیہ علاقہ بالا کا ایک اجلاس بصدارت سردار امیر محمد خانصاحب احمدی تمندار قیصرانی دآنریری مجسٹریٹ درجہ اول منعقد ہو کر قرار پایا۔ کہ بحضور ہز ایکسیلنسی وائیسرائے ہند صاحب بہادر بالقابہ اور حضور ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب و جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر وجناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس ڈیرہ غازیخان اطلاع دی جاوے۔ کہ ہم سب احمدی باشندگان علاقہ ہذا جو مرکزی جماعت احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتے ہیں موجودہ شورش کو جو قانون کو توڑنے اور امن عامہ کے خلاف عمل میں لائی جارہی ہے۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

گو ہم لوگ اپنے ملک کی آزادی کی خواہش میں کسی شخص سے کم نہیں۔ لیکن پھر بھی خلاف قانون اور غیر آئینی ذرائع کا استعمال چونکہ اخلاق اور ملک کے فوائد کے لئے تباہ کُن ہے۔ اِس لئے ہم اسے سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے ہر وقت کمر بستہ ہیں۔ اور اس معاملہ میں حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کے زیر ہدایات حکام کے ساتھ پوری طرح تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارا اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کرنا صرف رسمی نہیں سمجھا جائیگا بلکہ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ضرورت کے وقت حکام اس شورش اور خودسری کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم سے کام لینگے اور انشاءاللہ ہمیں اس کام میں پیش پیش پائینگے۔

(خاکسار:۔ محمد خان مولوی فاضل سکرٹری انجمن احمدیہ کوٹ قیصرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان)

جماعت احمدیہ مکووال

۸ر جون کو انجمن احمدیہ مکووال نے ایک جلسۂ عام میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے۔

(۱) انجمن مکووال کے جملہ ممبران موجودہ شورش کو جس نے ملک کے امن وامان کو سخت نقصان پہنچا رکھا ہے۔ نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اس لئے اس کے نیست ونابود کرنے کے لئے اپنے واجب الاطاعت امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کے ماتحت اپنی جان ومال اور عزت کو قربان کرنیکے لئے ہر وقت آمادہ ہیں۔ گورنمنٹ کو جس وقت ہماری خدمات کی ضرورت ہو۔ ہم سے کام لے سکتی ہے۔

(۲) اگرچہ ملکی حقوق کے حاصل کرنے کے لئے ہم لوگ کسی سے پیچھے نہیں۔ مگر ہمارے طریق کار میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ ہم ملک کے امن وامان کو قائم رکھتے ہوئے آزادی ہند کے سرکار والا سے متمنی ہیں۔

(۳) ان ریزولیوشنوں کی ایک ایک کاپی بحضور جناب وائسرائے صاحب بہادر ہند بالقابہ اور حضور جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب اور بحضور کمشنر صاحب بہادر اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر انبالہ اور جناب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس انبالہ۔ اور تحصیلدار صاحب رو برٹ اور تھانیدار صاحب موڑنڈہ اور اخبار الفضل قادیان۔ انقلاب اور سیاست کو بھیجی جائے۔

(خاکسار چودہری خیر الدین سفید پوش پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ مکووال۔ ضلع انبالہ۔)

جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی

۱۱ر جون سنہ ۱۹۳۰ء کو جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت سید علی محمد شاہ صاحب منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے

(۱) جماعت احمدیہ جالندھر کانگریس کے موجودہ رویہ کو جو اس نے قانون اور ملک کے امن کے خلاف جاری کر رکھا ہے۔ سخت حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اسے ملک کے مفاد کے سراسر خلاف سمجھتی ہے۔

(۲) جماعت احمدیہ جالندھر گورنمنٹ آف انڈیا سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کی حفاظت کا جلد سے جلد اعلان کر دے۔ اور استدعا کرتی ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی تمام سیاسی خیالات کی جماعتوں کو نمایندگی کا موقعہ دیا جائے تاکہ سب مسلمانوں کا نقطۂ نگاہ حکومت کے سامنے آجائے۔

(۳) جماعت احمدیہ جالندھر اپنے واجب الاطاعت امام کی ہدایات کے ماتحت گورنمنٹ کو یقین دلاتی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت کے ساتھ تعاون کرنے اور اسے ہر ممکن امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ اور ہندوستان کا امن اور گورنمنٹ کی عزت اور آبرو قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔

(۴) اس جلسہ کی رپورٹ حضور وائسرائے ہند۔ گورنر صاحب پنجاب۔ ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ضلع جالندھر اور برگیڈیر جالندھر کی خدمت میں بھیجی جائے۔ (خاکسار عبد اللہ خان سکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جالندھر)

جماعت احمدیہ چک ۵۵۹ گ ب

یکم جون کو انجمن احمدیہ چک نمبر ۵۵۹ گ ب کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت چوہدری دین محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ چک ہذا کے تمام ممبران کانگرس کی موجودہ خلاف قانون شورش کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور گو اپنے ملک کی آزادی کے ہم سب بڑھ کر متمنی ہیں۔ تاہم کانگرس کے موجودہ رویہ کو مذہبی۔ اخلاقی وسیاسی جرم سمجھتے ہیں۔ اور حسب ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر وقت آمادہ ہیں۔ امید ہے کہ ہمارے اس خیال کو رسمی نہیں سمجھا جاویگا۔ بلکہ امن قائم کرنے کیلئے حسب موقع ہم سے کام لیا جاویگا۔ (۲) ریزولیوشن ہذا کی ایک ایک نقل بخدمت جناب وائسرائے صاحب بہادر ہند۔ جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب و جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لائلپور و جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس [illegible] اخبار الفضل کو بھیجی جاوے۔ (خاکسار عطاء اللہ خان سکرٹری انجمن احمدیہ چک نمبر ۵۵۹ گ ب)

پادری جبان صاحب سے چند سوالات

۱۔ بائیبل کو آپ لوگ کن معنوں میں الہامی مانتے ہیں۔ آیا اس رنگ میں کہ بائیبل کا ہر لفظ خدا تعالےٰ کی طرف سے نبیوں کے قلوب مطہرہ پر نازل کیا گیا۔ اور اس میں کسی انسانی کلام کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ جیسے ایک مسلمان قرآن کریم کے متعلق یقین رکھتا ہے۔ یا اس کے خلاف کسی اور معنی میں لفظ "الہام" آپ بائیبل کے متعلق استعمال کرتے ہیں:

۲۔ اگر آپ صحف بائیبل کو اس طرح الہامی مانتے ہیں۔ کہ ان کے مصنفین نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر اور اس کی قوت قدسیہ کی تائید کا دعا سن کر اس کام کو شروع کیا۔ اور لوگوں سے روایات سن سن کر ان میں سے کھری کھوٹی کی پہچان روح القدس سے کی۔ تو اس کا آپ ثبوت پیش کریں۔ یعنی مثلاً بائیبل میں سے ان مصنفین کی طرف سے ایسا دعویٰ دکھائیں۔

۳۔ عہد عتیق کی نیز عہد جدید کی بعض عبارتوں سے صاف عیاں ہے۔ کہ جن بزرگوں کے نام کی طرف کوئی کتاب منسوب کی گئی۔ وہ خود اس کی تصنیف بھی نہیں۔ بلکہ کسی اور شخص نے لکھی۔ اور اس کی طرف منسوب کردی۔ مثلاً موسیٰ کی کتاب حضرت موسیٰؑ نے نہیں لکھی۔ بلکہ استثناء کا آخر جس میں حضرت موسیٰؑ کی وفات و قبر کا ذکر ہے۔ یا حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد کے بعض واقعات مذکور ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد کسی اور شخص نے انہیں تصنیف کیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کی طرف منسوب کر دیا۔ ایسا ہی "یشوع کی کتاب" کے بارہ میں ایک مسیحی لکھتا ہے "گمان غالب ہے کہ یہ کتاب قاضیوں کے زمانہ میں لکھی گئی" از قلم ہیرلڈ مارٹن بی۔ اے۔ نور افشان۔ ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء:

ایسا ہی پطرس کے بعض خطوط کے متعلق خود مسیحیوں میں اختلاف ہے:

۴۔ کیا کوئی زمانہ ایسا آیا ہے۔ کہ جس میں بائیبل پر مخالفوں کی طرف سے سخت یورش ہوئی۔ اور اس کے تمام نسخے تباہ ہوگئے۔ اور پھر کسی انسان نے اپنی یاد کی بنا پر انہیں مرتب کیا۔

۵۔ اگر سوال ۴ کا جواب "ہاں" میں ہے۔ تو پھر کیوں متعدد نسخے اپنی عبارتوں میں مختلف ہیں۔ اور قدیم سے قدیم نسخے ملتے رہنے کی بناء پر مدتوں سے بائیبل میں تغیر و تبدیلی الفاظ وقوع پذیر رہتی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔

۶۔ متی اور لوقا نے یسوع مسیحؑ کے جو نسب نامے لکھے ہیں۔ ان کا آپس میں سخت اختلاف ہے۔ بلحاظ تعداد آباؤ اجداد کے۔ بلحاظ اسماء کے۔ بلحاظ شاخوں کے۔ متی سلیمان کی شاخ سے بتاتا ہے۔ مگر لوقا ناتن کی شاخ سے قرار دیتا ہے۔ ایسا ہی متی۔ لوقا۔ مرقس۔ یوحنا ہر چہار کی عبارتوں طرز کلام میں عظیم الشان فرق ہے۔ متی کے بیان کردہ کئی واقعات کو دوسرے بیان نہیں کرتے۔ ان میں سے دو تو حواری ہیں۔ اور دو حواری بھی نہیں۔ بلکہ تابعی ہیں۔ ان سب اختلافات کی وجہ کیا ہے؟

۷۔ ایسی کتابوں پر ایمان رکھنا اور انہیں مدار نجات قرار دینا یا محض ان کے الفاظ کی بنا پر (خواہ وہ عقل انسانی سے کوسوں دور ہوں۔ خود ہی غیر مطمئن حالت میں ہوں) دوسری صداقتوں کو ٹھکرانا تعصب اور ہٹ دھرمی نہیں۔ تو اور کیا ہے کیا ایسی کتاب کسی مذہب کی بنیاد کہلا سکتی ہے:

(خاکسار غلام احمد۔ مجاہد)

ضروری اعلان

میرے دوست میاں روشن دین صاحب میونسپل کمشنر و پروپرائٹر اخبار اصلاح لودہانہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگریس کی موجودہ قانون شکن تحریکات چونکہ امن عامہ کے لئے بے حد خطرناک اور نتائج کے رو سے نہایت مہلک ثابت ہورہی ہیں نیز نظام ملکی میں انتشار و الشقاق کا موجب متصور ہوتی ہیں۔ اس لئے ان تمام اہل قلم اصحاب کو جو ان تحریکات کے خلاف کوئی رسالہ۔ پمفلٹ۔ ہینڈ بل و پوسٹر وغیرہ طبع کرانا چاہتے ہیں۔ عام طور پر مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی یہ خدمت مفت انجام دی جائیگی۔ یعنی چھپائی کی کوئی اجرت نہیں لی جائیگی۔

اگر کوئی صاحب طباعت کا کام مفت کرانا چاہیں۔ تو میری معرفت کرالیں۔ حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ ۲ مئی بیرونجات کی جماعتوں کے لئے دوبارہ طبع کرانے کا ارادہ ہے۔ جو جماعتیں چاہیں۔ وہ میری معرفت طبع کراکر منگوا سکتی ہیں۔ کاغذ اور کتابت کا خرچ دینا ہوگا۔ (خاکسار محمد شفیع۔ سکرٹری انجمن احمدیہ لدھیانہ)

دیکھئے انگریزی کتنی آسان ہوگئی،

منشی غلام جیلانی صاحب احمدی ورئیس پریسیڈنٹ یوسٹ مین اینڈ لوئر گریڈ سٹاف یونین لاہور فرماتے ہیں۔ کہ جدید انگلش ٹیچر واقعی ایک نادر کتاب ہے۔ معمولی لکھا پڑھا انسان تھوڑے عرصہ میں خاص قابلیت پیدا کر سکتا ہے۔ چند یوم کی محنت سے مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا ہے۔ فاضل مصنف کو خدا جزائے خیر دے جس کی کتاب سے انگریزی سیکھنے والوں کی بہت سی مشکلات رفع ہوگئیں۔ جناب محمود اختر صاحبہ بنت خواجہ محمد عباد اللہ صاحب بی۔ اے تحصیلدار یا کیپٹن فراہی ہیں۔

اگر ایک لائق استاد کا کام نہ دے۔ تو کل قیمت مع محصول ڈاک واپس

جدید انگلش ٹیچر قابل قدر تالیف ہے۔ پردہ دار گھروں میں اردو دان لڑکیاں اگر انگریزی سیکھنا چاہیں۔ تو اس سے بہتر استاد نہ ملے گا۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ جو اس کی گوناگوں اور بے نظیر خوبیوں کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں کتب فروشوں کو معقول کمیشن۔

قمر برادرز (الف) شملہ

ثریا کے متعلق

ملک کے مشہور نقاد وانشاء پرداز سید عابد علی صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی فرماتے ہیں۔

ثریا:۔ ایک دلفریب معاشرتی افسانہ۔ ہندوستان کی مشہور رنگین نگار مصنفہ نذر سجاد حیدر کی تصنیف لطیف ہے۔ اہل ذوق نذر سجاد حیدر کی تحریر کی لطافت اور دلکشی سے واقف ہیں۔ انکا انداز کلام کی دلربائی ادبی دنیا سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ یوں تو انکی ہر تصنیف اس پختہ کار ذوق کی آئینہ دار ہے۔ جو انکو فطرت کیطرف سے عطا ہوا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ثریا میں بعض خوبیاں ایسی جمع ہو گئی ہیں جنکی وجہ سے یہ کتاب ایک بدیع المثال کارنامہ بنگئی ہے۔ اگر آپ جذبات کی تحلیل نفسی معاشرت کے مختلف پہلوؤں کے فلسفیانہ حل انداز تحریر کی دلکشی کو پسند کرتے ہیں۔ تو ثریا پڑھیئے جو ۱۹۱۹ء کی بہترین تصنیف ہے۔ ثریا دوسرے اصلاحی افسانوں کی طرح بے کیف وخشک پند ونصائح کا مجموعہ نہیں ہے۔ بلکہ فن افسانہ نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔ مصنفہ نے اپنی تخلیقی قوتوں سے کام لیکر ایسے ایسے افراد تخلیق کئے ہیں۔ جو نہ صرف جیتے جاگتے محسوس ہوتے ہیں۔ بلکہ زندہ انسانوں سے بھی زیادہ دلکش اور اثر انگیز ہیں۔ ثریا کی قیمت ۱۲ ہے۔ جو دفتر اخبار دورِ جدید میکلوڈ روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔

زمیندار احباب کیلئے نادر موقع

ایک چاہ جو کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی فارم کے متصل ہے۔ ٹھیکہ پر دینے کی ضرورت ہے۔ اراضی ۱۸ گھماؤں ہے۔ کنواں پر دو رہٹ لگے ہوئے ہیں۔ معاملہ عنہ فی گھماؤں ہوگا۔ مالک کافی ضمانت ملنے پر ایک اونٹ اور دو جوڑی بیل نصف قیمت پیشگی لیکر باقی بعد میں ادائگی کی شرط پر دیدیگا۔

ٹھیکہ پانچ سال کیلئے ہوگا۔ جو زمیندار احباب قادیان میں رہائش کے خواہشمند ہیں۔ انکے لئے نادر موقعہ ہے جلد درخواستیں ارسال کریں۔

دو اس چاہ کے ملحق لائن سے بار ایک اور چاہ ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ اس کا معاملہ چھ روپیہ فی گھماؤں ہوگا۔ کل ۱۲ گھماؤں اراضی ہے۔ خاکسار

(میاں) محمد عبد اللہ خان
کوٹھی دار السلام قادیان

ضرورت ہے

ایسے امیدواروں کی جو گورنمنٹ ریلوے ومحکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

پتہ:۔ امپیریل ٹیلیگراف کالج ہی سٹرک دہلی

انعامی ادویہ
عطر اور تیل

(انعام) ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپ کو ہی ملجائے

کشتہ رسی روئس:۔ نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دلکو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ اور اس کے متعلق ہر قسم کے امراض کی تیر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا نہ ٹھہرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی ہے۔ مع محصولڈاک۔ تین شیشی ۶ اور چھ شیشی ۱۱

سرمہ نورانی۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ گکرول۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ

دلکشا سنون۔ دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اسقدر زور دیا ہے دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ۔ دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸

دلکشا کریم۔ منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں والے تلوں اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸

دلکشا ہیر آئل۔ بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ لیفہ یعنی سکری کیلئے بھی مفید ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن۔ زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ فی شیشی۔ تین شیشی کے خریدار سے بجائے ساڑھے سات روپے کے سات روپے وصول کئے جائینگے۔

دلکشا عطر۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھول کے مشابہ ہو۔ ۱۲ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کر لیں۔ فہرست دو پیسے کا ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگی۔

نوٹ۔ جو احمدی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ انکو دوائی کے نمونے مفت بھیجے جائینگے۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

رپورٹ ہائے تشخیص کنندگان

نمبر (۳)

ذیل کی فہرست سے معلوم ہوگا۔ کہ گذشتہ اشاعت کے بعد ۱۵ ر جون تک کن کن اور جماعتوں کی تشخیص آمدنی ہو چکی ہے۔ اور ان کے ذمہ چندہ عام کی کیا رقم سالانہ واجب الوصول ہے۔ اس سے پیشتر ۳ ر جون اور ۱۰ ر جون کے اخبار الفضل میں ۳۰ جماعتوں کی رپورٹیں شائع کی جا چکی ہیں۔ ۲۲ جماعتوں کی رپورٹیں اس نمبر میں شائع کی جا رہی ہیں۔ اور بجٹ فارم اور بھی آئے ہوئے ہیں چونکہ خانہ پری اور میزانیں باقاعدہ صحیح طور پر نہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو درست کرنا پڑتا ہے۔ اور اس میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس وقت تک دفتر بیت المال میں تشخیص کنندگان کی مرسلہ فارمیں جو موصول ہو چکی ہیں۔ ان کے دیکھنے سے بالعموم ذیل کے نقص معلوم ہوئے ہیں۔ چونکہ ایک بڑا حصہ تشخیص کا باقی ہے اس لئے مناسب ہے۔ کہ ان نقائص کو بذریعہ اخبار ظاہر کر دیا جائے۔ تاکہ تشخیص کنندگان آمدنی کے علاوہ عہدہ داران جماعت ہائے اور محصلوں کو بھی علم ہو جائے۔ اور آئندہ فارموں کی خانہ پری میں یہ نقص باقی نہ رہیں۔

(۱) تشخیص کنندگان نے بعض دوستوں کی آمدنی ماہوار یا سالانہ کا اندراج نہیں کیا۔ یا بعض کا کیا ہے اور بعض کا چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ ان کا کام ہی تشخیص آمدنی کا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر ایک دوست کی آمدنی تشخیص فرما دیں۔ خواہ اندازاً ہی کرنا پڑے۔ ہاں اس کو ضرور دیکھ لیں۔ کہ آمدنی جو وہ درج کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ حتی الوسع صحیح کر لیا ہے۔

(۲) فارم کی خانہ پری کرنے کے بعد ماہوار یا سالانہ آمدنی کی اور چندوں کے خانوں کی آخری میزانیں کی جائیں۔ تا یہ معلوم ہو سکے۔ کہ اس جماعت کی کل آمدنی کس قدر ہے۔ اور کل چندہ کس قدر ہے یہ میزانیں خانہ نمبر ۳ سے لیکر نمبر ۱۰ تک کی جائیں۔ یہ نقص بالعموم بڑی بڑی شہری جماعتوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ بلکہ بعض تشخیص جو محصلوں نے کی ہے۔ انہوں نے بھی میزانیں نہیں کیں۔

(۳) بعض دوستوں صرف آمدنی کا خانہ تو پر کر دیا ہے۔ مگر سالانہ چندوں کا خانہ نمبر ۱۰ بالکل خالی چھوڑ دیا ہے۔

(۴) بعض دوستوں نے زمینداروں کی آمدنی بصورت غلہ پڑی کی ہے۔ اور یہ نہیں بتایا۔ کہ بصورت روپیہ سالانہ آمدنی کیا ہے۔ چاہیئے کہ جہاں آمدنی کے خانہ میں غلہ کا اندراج کرے۔ وہاں سالانہ آمدنی روپوں میں بھی دکھلائیں تا چندہ تشخیص کرنے میں آسانی ہو۔ اور نرخ غلہ وہ لیں جو اوسطاً ہوا کرتا ہے۔

(۵) بعض دوستوں نے آمد کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ان کی آمد کا کوئی ذریعہ نہیں۔ یا بعض کی نسبت لکھ دیا ہے۔ کہ مزدور پیشہ ہے۔ چاہیئے یہ تھا۔ کہ ہر ایک کی آمدنی کا حساب بتایا جاتا۔ خواہ آمدنی قلیل ہی کیوں نہ ہو۔ تا چندہ تشخیص ہو سکے۔

عملہ بیت المال کو مذکورہ بالا دقتوں کے لئے بہت وقت لگانا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر دوست فارم مکمل کر کے بھیجیں۔ تو یہی وقت دوسرے کاموں میں صرف کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے۔ اس اشاعت کے بعد جو فارم آئیں گے وہ درست ہوں گے۔ ذیل میں ان فارموں کی تفصیل دی جاتی ہے۔ جو درست کر لئے گئے ہیں۔ ابھی ۲۲ فارم ایسے ہیں۔ جو درست نہیں کئے جا سکے۔ اور بعض فارم تشخیص کنندگان کو نامکمل ہونے کی وجہ سے واپس بھی کر دیئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام جماعت	تشخیص کنندہ کا نام	رقم بجٹ جو بیت المال نے قبل مشاورت شائع کی	رقم جو تشخیص کنندہ نے تشخیص کی	رقم جو مطابق ارفی روپیہ چاہیئے اور بیت المال نے مطابق فیصلہ حضرت اقدس مقرر کی۔
(۱)	بریلی	احمد جان صاحب	سار	سامعہ	اساعہ
۲	کھیوہ باجوہ کلاسوالہ	عبدالعزیز صاحب	سار	مامعہ	[illegible]
۳	ہیڈ مرالہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب	ماعہ	ماعہ ۸ر	[illegible]
۴	چک ۳۰ ننگری ۱۱ ایل	فارم پر کسی کے دستخط نہیں	ساعہ	ابار ۸ر	ابار
۵	فتح پور گجرات	احمت خاں صاحب	ماعہ	مالہ ۴ر	مالہ ۴ر
۶	چک ۵۶۵	اللہ بخش صاحب ظفروال	ماعہ	[illegible]	ساعہ
۷	چک ۳۲		سار	سار ۹ر	سامعہ ۹ر
۸	جبوکے سدوکے	شیخ عبدالغنی صاحب	ماعہ	ساپے ۶ر	ساپے
۹	بن باجوہ	مولوی عبدالعزیز صاحب	ماار	مالعہ ۴ر	مالعہ ۴ر
۱۰	سرگودھا	ملک گل محمد صاحب	لعما	لعما معہ ۷ر	لعما معہ ۳ر
۱۱	ہیزم	نبی بخش صاحب		۸ر	عہ ۱۵ر
۱۲	سرشت پور	”	عہ	لعہ ۵ر	لعہ ۱۴ر
۱۳	بھیرہ	منظور احمد صاحب	صما	لعما ۱۲ر	[illegible]
۱۴	چک ۹۸ و ۹۹	چوہدری کرم الٰہی صاحب		ماعہ ۲ر	اساعہ ۴ر
۱۵	اہرانہ	عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل	ماصہ	اساعہ ۴ر	اساعہ ۴ر
۱۶	پیگلانہ		مالعہ	ماعہ ۴ر	فارم واپس بھیجا گیا۔
۱۷	درگانوالی	سید فتح علی شاہ صاحب	صہ	معہ	ماعہ ۸ر
۱۸	بجسہ	غلام محمد صاحب	عہ	معہ ۱۴ر	معہ ۱۴ر
۱۹	چک ۹۸ سرگودھا	محمد عبداللہ صاحب	اسار	سالعہ ۲ر	[illegible]
۲۰	چک ۹۹ سرگودھا	”	اماصہ	سماعہ ۱۰ر	سامعہ ۲ر
۲۱	گھوگھیاٹ میانی	مستری محمد الدین صاحب	ماعہ	ماعہ ۱۴ر	ماعہ ۱۴ر
۲۲	عزیز پور		سار	مالعہ	مالعہ

مکرمی بابو احمد جان صاحب بریلی اور شاہجہان پور کے تشخیص چندہ کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ بریلی کی تشخیص کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ رجسٹر چندہ میں جو نقائص تھے۔ ان کی اصلاح کی گئی ہے۔ اور آئندہ کے لئے ہدایات دیدی گئی ہیں۔ بڑا نقص چندہ کی وصولی میں یہ تھا۔ کہ کبھی ایک ماہ وصولی کر لی جاتی۔ اور پھر دو دو ماہ خاموشی۔ میں نے بریلی کی جماعت کے تمام احباب کو جمع کر کے سلسلہ کی ضروریات اور چندہ کی اہمیت کی وضاحت کی۔ بلکہ احباب کے مکانات پر جا کر چندہ کی ادائیگی کی تحریک کی گئی۔ بلکہ عورتوں میں تحریک کر کے لجنہ کا قیام باقاعدہ کیا گیا۔ ان کے فارم میں آمدنی تو سب دوستوں کی درج ہے سوائے پانچ دوستوں کے۔ فارم کی آخری میزانیں بھی نہیں کیں۔

ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی نے کلاسوالہ کی تشخیص کرتے ہوئے لکھا۔ کہ امیر جماعت کی موجودگی اور ان کی منشاء کے موافق فہرست چندہ طیار کی گئی ہے (حالانکہ آپ کو آمدنی وہ تشخیص کرنی چاہیئے تھی۔ جو واقعی ہوتی ہے نہ کہ امیر جماعت کے منشاء کے مطابق) اس رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ بعض احباب نے شرح سے زیادہ چندہ دینا قبول کیا ہے۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد (اگر کوئی ارفی روپیہ سے زیادہ چندہ دے۔ یا وصیت کی رقم ادا کرتا ہو۔ اس کے متعلق نوٹ دیا جاوے) کی تعمیل میں اصل مقام پر آپ نے نوٹ نہیں فرمایا۔

تخ ہو۔ اس جماعت کی آمدنی منشی رحمت خانصاحب نے تشخیص کی ہے۔ اور رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ تمام ممبران جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان کی آمدنی کے مطابق چندہ مقرر کیا گیا ہے۔ فارم اس

...عت کا نہایت نامکمل ہے۔ یہاں تک کہ چندہ سالانہ کے خانہ میں کچھ بھی اندراج نہیں کیا۔

چک ۵۶۵ ماسٹر اللہ بخش صاحب ہیڈ ماسٹر نے فارم باشرح تجویز کیا ہے۔

سرگودھا۔ ملک گل محمد صاحب نے اس جماعت کی تشخیص کی ہے۔ اس جماعت کے ۲۲ دوستوں میں سے ۱۱ کا چندہ باشرح اور باقیوں کا بے شرح ہے۔ جماعت سرگودھا میں دو ایسے دوستوں کا چندہ جو جماعت میں خاص اثر رکھتے ہیں۔ اور باشرح کے حساب سے ایک بڑی رقم بنتی ہے درج نہیں پایا گیا۔ ایسے دوستوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ لکھائیں۔ کہ ہمارے لئے یہ مجبوریاں ہیں۔ اسلئے ہم کم چندہ دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے اجازت لے لیں۔ پس یہ حکم نہیں۔ کہ مقررہ شرح سے کوئی کم نہیں دے سکتا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ بلا اجازت کوئی نہیں دے سکتا۔ منظوری حاصل کرے۔

ڈاکٹر منظور احمد صاحب نے بھیرہ کے متعلق ذیل کی رپورٹ لکھی ہے۔ اس جماعت میں ۱۲۳ بالغ مرد ثابت ہوئے ہیں۔ وصولی کی نسبت اس جماعت میں یہ نقص ہے۔ کہ بروقت نہیں کی جاتی۔ اور محصول بھی کمی ہے۔ امیر جماعت کو چاہیئے۔ کہ کئی محصل مقرر کریں۔ جو حلقہ وار چندہ بروقت وصول کیا کرے محصلین کا وقت پر چندہ نہ طلب کرنا ہی بہت بڑا عذر پیش کیا گیا ہے۔ نیز محصل اور عہدہ دار ایسے دوست ہونا چاہیئے۔ جو خود باشرح چندہ دینے والے ہوں اور دیگر دینی کاموں میں شغف رکھنے والے ہوں۔

منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی نے چک ۹۸ شمالی اور چک ۹۹ شمالی کی رپورٹ میں یہ لکھا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکا ہر ایک دوست کی آمدنی کا صحیح صحیح آمدنی کا تخمینہ لگایا گیا۔ اور شرح چندہ بڑھانے کی بھی کوشش کی گئی۔ فصل ربیع ابھی پوری طور پر برداشت نہیں ہو سکی۔ جب تک پوری فصل برداشت نہ ہو جائے وصولی نہیں ہو سکتی۔ چک ۹۸ کے متعلق یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ وہاں مولوی غلام حسین صاحب نے تشخیص کے کام میں بہت امداد دی ہے۔ یہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔ کہ جن دوستوں کی وصیت حصہ جائداد کی ہو۔ ان کو چندہ عام بھی ادا کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حصہ جائداد کی وصیت والے دوست جو رقم ادا کرتے ہیں۔ وہ ان کی وصیت کی جائیداد کی آمد سے مجرا ہوتی ہے۔ لیکن چندہ عام تنخواہ یا آمدنی پر لیا جاتا ہے۔ اس کو احباب نوٹ کر لیں۔ کہ جائداد کے موصیوں کو جائیداد کے حصہ میں رقم ادا کرنیکے علاوہ چندہ عام بھی ادا کرنا چاہیئے۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب نے ان دونوں چکوک کا جو بجٹ بھیجا ہے۔ وہ بہت عمدہ اور نہایت محنت سے اسکی خانہ پری کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ موجودہ فارم مطبوعہ میں بعض اصلاحی مشورے بھی پیش کئے ہیں۔ جو اخبار میں اس لئے شائع کرنا مناسب ہے۔ کہ دوسرے دوست بھی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ چنانچہ منشی صاحب کے خیال میں موجودہ فارم میں زمین کی تعداد کا کالم اور فصل وار اجناس اور جداگانہ پیداوار کا کالم ہونا چاہیئے۔ اور زمینداروں کی آمدنی چندہ فصل وار ہوتی ہے۔ اس لئے ہر فصل پر ان کی آمدنی اور چندہ تشخیص ہونا چاہیئے۔ طریق تشخیص منشی صاحب نے عام طور پر حسب ذیل دکھایا ہے۔ ہر ایک آبادکار یا زمیندار کی ملکیت کی تعداد مربعہ یا کیلا میں نوٹ کرکے پھر دریافت کیا ہے۔ کہ کتنے کیلے گندم تھی۔ پھر ہر کیلے کی اوسط پیداوار گندم لے کر اس سے گندم کا حساب لگایا ہے۔ اور نرخ موجودہ پر رقم قائم کی ہے۔ اسی طرح نخود۔ جو وغیرہ اجناس کی تعداد اور قیمت لگا کر ربیع کا چندہ قائم کیا ہے۔ اس کے بعد چونکہ فصل خریف میں کماد اور کپاہ اس وقت کاشت ہو چکی ہیں۔ جس قدر زمین زیر کاشت خریف آ چکی ہے۔ اسکی پیداوار فی کیلا روپوں میں لگا کر توریا۔ مکی۔ باجرہ وغیرہ کو اندازاً تجویز کرکے شامل کر لیا ہے۔ عام طور پر زمیندار انہیں دنوں میں اپنا ارادہ ظاہر کر سکتے ہیں۔ کہ ہم امسال اس قدر مکی یا باجرہ یا توریا کاشت کرینگے۔ اس سے خریف کا چندہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ پس اس طرح ہر دو فصلوں کی میزان سال تمام کا چندہ ہوگا۔ جو لوگ مالک نہیں بلکہ کاشتکار ہیں۔ ان کے ہلوں کی تعداد سے آمد کا اندازہ قائم کرکے چندہ لگایا گیا ہے۔

منشی صاحب نے تشخیص بجٹ میں آسانی کے لئے ایک فارم بھی زمیندار جماعتوں کے لئے تجویز کیا ہے۔ جس کا نمونہ ذیل میں اس لئے دیا جا رہا ہے۔ کہ احباب اس فارم پر غور فرما دیں۔ اور مفید مشورہ سے مطلع فرماویں۔

نمونہ فارم تشخیص آمدنی و شرح چندہ واسطے تیاری بجٹ چندہ عام سال یکم مئی ۱۹۳۰ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۳۱ء جماعت احمدیہ

نمبر شمار	نام معہ ولدیت وغیرہ	آمد بصورت ملازمت		آمد بصورت زمینداری			آمد سالانہ تمام بصورت تجارت	آمد سالانہ از قسم کرایہ مکان وغیرہ	میزان کل آمد سالانہ تمام (۴+۷+۸+۹)	رقم چندہ سال تمام جو پوری شرح سے ہونی چاہیئے				رقم چندہ سال تمام جسکی ادائیگی کا وعدہ ممبران مندرجہ عنوان کے واسطے کیا گیا				کمی رقم چندہ موعودہ بمقابلہ کالم نمبر ۱۲ و ۱۴	میعاد ادائیگی وعدہ	کیفیت
										بصورت وصیت		بصورت چندہ عام		بصورت وصیت		بصورت چندہ عام				
		شرح تنخواہ ماہواری	رقم سالانہ تمام	آمد فصل ربیع	آمد فصل خریف	میزان آمد فصل سالانہ				شرح حصہ آمد	رقم	شرح فی روپیہ	رقم	شرح حصہ آمد	رقم	شرح فی روپیہ	رقم			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱

نوٹ:۔ سوائے ملازمت کے باقی آمدنیوں کو پہلے ماہوار شرح سے لکھکر پھر سال تمام کا حساب نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ باقی آمدنیوں کی شرح ماہواری عموماً مقرر شدہ نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کا سال تمام کا ہی حساب کر لیا جاتا ہے۔ اس واسطے طوالت سے بچنے کے لئے فارم تشخیص میں باقی اقسام کی آمدنی کو اکٹھا ہی درج کر لینا چاہیئے۔ (۲) خانہ نمبر ۵ تا ۸ موصی وغیر موصی اور باشرح اور بے شرح چندہ دینے والوں کی یکساں خانہ پری ہو کر آمدنی سال تمام ہر قسم کی یکجا کر لینی ضروری ہے۔ اس کے آگے تین صورتیں ہیں۔ اول موصی۔ ان کی شرح مقرر ہو چکی ہے۔ اس میں کمی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے یہ رقم کالم نمبر ۱۲ و ۱۶ میں یکساں درج ہوگی۔ ورنہ غیر موصی جس میں دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک پوری شرح سے چندہ دینے والے۔ ان کی شرح اور رقم چندہ سال تمام جو کالم نمبر ۱۰ کی کل آمدنی پر قائم کی جائیگی کالم نمبر ۱۴ میں درج ہو جاویگی۔ تیسری صورت غیر موصی کم از شرح چندہ دہندگان کی رہجاویگی اگر تشخیص کنندہ اس کا نوٹ نہ کرے۔ اور ایسے لوگوں کے فرق کو نہ دکھلائے۔ تو ایسے لوگوں کا کوئی علم صدر کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اور نہ اس کا تدارک سوچا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت اقدس کا منشاء ہے۔ اس واسطے بوقت تشخیص جو لوگ کم شرح کا وعدہ دینے والے یا غیر مقررہ طور پر چندہ دینے والے ثابت ہوں۔ ان کی رقم موعودہ کالم نمبر ۱۸ میں ظاہر کر دینگے۔ جس کا تفاوت کالم نمبر ۱۹ سے ظاہر ہو جاوے گا۔ اور دراصل جس رقم کی وصولی کی امید ہو سکیگی۔ وہ صرف کالم نمبر ۱۶ و ۱۸ کا میزان ہی ہوگا۔

مندرجہ بالا فارم جو منشی محمد عبد اللہ صاحب نے تجویز فرمایا ہے۔ اس پر نہ صرف شہری جماعتوں کے دوست توجہ فرمادیں۔ بلکہ زمیندار جماعتوں کے دوست خصوصیت سے توجہ فرماویں۔ تاکہ اگر ان کے خیال میں یہ فارم یا کوئی اور فارم مناسب ہو۔ تو آئندہ سال ایسا فارم زمیندار جماعتوں کے لئے طیار کر لیا جائے۔

ذیل کی ۲۲ جماعتوں کے فارم تشخیص آمد بیت المال میں پہنچ چکے ہیں۔ لیکن ابتک انکی پڑتال نہیں کی جا سکی۔ اسلئے انکی تفصیلی رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں دیجائیگی۔ شاہ آباد۔ سڑلہ جیجے۔ بھوپے وال۔ بھڈیار۔ یکیم پور۔ جنڈیالہ۔ رحسن پور۔ موڑہ۔ ظفروال۔ رائے پور۔ کھوولی۔ ریعہ۔ حربدیال۔ کیمبوی والی۔ دہنی دیو۔ بکھ۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ اسماعیلیہ۔ پیٹھانکوٹ۔ لنگری۔ بکنڈپور۔ تابجور۔ تشخیص کنندگان جلد توجہ فرماویں۔ ۵۷۱ جماعتوں میں سے اسوقت تک صرف ۷۸ جماعتوں کے فارم موصول ہوئے ہیں۔ باقی دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ بہت جلد اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں کے فارم تشخیص آمدنی مکمل کرکے ارسال فرمادیں۔

(ناظر بیت المال) ۱۷ ۶/۳

اقتباسات

والسرائے ہند کا امید افزا وعدہ

مرزا صاحب قادیان کے جانشین مرزا بشیر الدین احمد صاحب نے ہز ایکسیلنسی والسرائے صاحب کو ایک مکتوب بھیجا تھا جس میں موجودہ سیاسی صورت پر مسلمانوں کے طرز عمل کو واضح کرتے ہوئے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ان لیڈروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جو ہندوستان کی پُرامن ترقی کے قائل ہیں۔ اس مکتوب میں مسلمانوں کے ان شکوک کا بھی اظہار کیا گیا۔ کہ کہیں ایسا تو نہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کے آئندہ دستور کے آخری تصفیہ کے موقعہ پر حکومت ہی اضطراب انگیزوں کے سامنے ڈھیلی پڑ جائے گی۔ اور مسلمانوں کے مطالبات سے بے اعتنائی و چشم پوشی اختیار کرے گی۔

ہز ایکسیلنسی نے اپنے جواب میں مسلمانوں کے اس خوف اور اندیشہ کو بالکل بے بنیاد قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ ممکن ہے کہ ایسا وقت آئے۔ جب ان لوگوں کی باضابطہ کانفرنس مناسب سمجھی جائے۔ جو ملک کی پُرامن ترقی کے خواہاں ہیں۔

ساردا قانون کی نسبت ہز ایکسیلنسی کے جوابی خط میں لکھا ہے۔ کہ ساردا ایکٹ کی نسبت آپ نے جو باتیں کہی ہیں۔ ہز ایکسیلنسی نے ان کو خاص دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ خیالات چونکہ ایک مذہبی جماعت کے سرداروں نے پیش کئے ہیں۔ اس لئے غائر نگرو توجہ کے لائق ہیں۔ اور بعض پرائیویٹ مسودہ ہائے قانون کی نسبت (جن کا مسودہ اراکین مرکزی مجلس مقننہ نے کیا ہے۔ یا جو ان کی طرف سے پیش کئے ہیں) صوبہ داری حکومتوں سے مشورہ کیا ہے۔ ان کے جوابات آنے پر صورت حال پر غور کیا جائیگا۔ اور غور کے ساتھ جائزہ لیا جائیگا٭

مسلمانوں کے شکوک و شبہات کی نسبت والسرائے صاحب نے اپنے خط میں لکھا ہے۔ کہ ہز مجسٹی کی حکومت اس پر مصر ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں مختلف اقلیتوں اور جماعتوں کی نمائندگی ہو۔ اور پھر ہز ایکسیلنسی نے اپنے پیغام مورخہ ۱۳ر مئی ۱۹۳۰ء میں اقلیتوں کے حقوق کا ذکر کیا ہے۔ یہ چیزیں اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہیں۔ کہ مسلمانوں کے شکوک و شبہات کس قدر بے بنیاد ہیں٭ (انقلاب ۱۶ر جون)

آخر یہ عناد کیوں ہے

ہمیں اس امر سے دلی رنج ہوتا ہے۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کچھ متعصب اور کم فہم مسلمانوں نے خواہ مخواہ بھی جماعت احمدیہ پر حملے کرنے کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ اور آئے دن نئے نئے الزامات اور بہتان تراشا کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ انہوں نے اس میں کیا مفاد قومی سمجھ رکھا ہے۔ اسلام میں تو کہیں ایسی شرمناک اور رنجیدہ تعلیم نہیں۔ پھر آخر یہ اپنے کو مسلمان کہتے ہوئے اس ناروا فعل کو کیوں جائز سمجھ رہے ہیں۔ خدا انہیں سمجھ دے۔ اور وہ اپنی ان ناشائستہ حرکات پر غور کریں۔ عام مسلمان ہوں۔ یا ہمارے احمدی بھائی۔ سب اسلام کی ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ اور ایک ہی خدا اور ایک ہی رسول کے ماننے والے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا خالی از مبالغہ ہوگا۔ کہ اسلام کی تبلیغی خدمت جتنی پامردی و جوانمردی سے انتہائی ایثار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ نے کی ہے بمشکل سے کسی دوسری انجمن نے کی ہوگی۔ آج یورپ و افریقہ میں اسلام کی جو اشاعت طمانیت بخش نظر آرہی ہے۔ وہ حقیقتاً ایک بڑی حد تک اسی کی جانفروشی اور کوششوں کی رہین منت ہے۔ پھر ایسی حالت میں یہ سمجھ لینا کہ اس کی تباہی و بربادی ہماری تباہی و بربادی نہ سمجھی جائیگی۔ انتہائی نادانی ہے۔

کیا ہم اپنے ان ناسمجھ بھائیوں سے یہ دریافت کرسکتے ہیں۔ کہ اگر کسی مقام پر کچھ احمدی بھائی بیٹھے ہوں۔ کچھ حنفی ہوں۔ اور کچھ اور عقائد کے مسلمان اور خدانخواستہ کوئی ایسا نازک وقت آجائے۔ کہ دشمنانِ دین کسی معاملہ میں احمدی بھائیوں سے برسر پرخاش ہو کر حملہ کردیں۔ تو کیا وہ ایسی صورت میں یہ کہکر کہ ہمارا تعلق جماعت احمدیہ سے نہیں ہے محفوظ و مصئون رہ سکینگے۔ نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ان تمام مسلمانوں کو جو اس وقت موجود ہونگے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے مجبوراً اس آفت ناگہانی کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اور دشمنانِ دین پر اس لایعنی منطق کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ کہ ہم احمدی نہیں ہیں۔ یا اس جماعت سے ہمیں ہمدردی نہیں ہے٭

پھر ایسی صورت میں کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم ان تمام باتوں کو جانتے ہوئے بھی اپنے ہاتھوں سے اپنی [illegible] جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ اور اپنی ان شرمناک کارروائیوں سے دشمنانِ دین کو آگاہ کر رہے ہیں۔ کہ آج اسلامی دنیا میں نفاق و شقاق کی افسوسناک لہریں دوڑ رہی ہیں۔ وہ جب چاہیں۔ حملہ کرکے (خاکم بدہن) ان کا کام تمام کر دیں٭ یہ ہمارے باہمی اختلافات و منافشات [illegible]

ہندوستان کی خبریں

—— پشاور۔ ۱۳ر جون۔ جنرل آفیسر کمانڈنگ نادرن کمانڈ نے کمانڈنگ افسر ضلع پشاور کے نام ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ آفریدیوں کے خلاف جو کامیاب فوجی کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے لئے وہ کمانڈنگ افسر مذکور کو پُرتپاک مبارکباد دیتے ہیں۔

—— الہ آباد۔ ۱۵ر جون۔ کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس غالباً ۲۰ر جون کو پھر منعقد ہوگا۔ تاکہ سائمن رپورٹ پر غور و خوض اور موجودہ سیاسی صورت حالات پر بحث و تمحیص کی جائے۔ پنڈت موتی لال نہرو نے اب تک دریافت استفسار کے باوجود سائمن رپورٹ پر کسی قسم کی رائے کا اظہار نہیں کیا۔

—— شملہ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جمعیۃ الاقوام کے موسم سرما کے اجلاس میں ہندوستانی وفد کے رہنما ہز ہائی نس مہاراجہ بیکانیر ہونگے۔ نیز ہز ہائینس امپیریل کانفرنس میں شامل ہونے والے ہندوستانی وفد کے رکن بھی ہونگے٭

—— کراچی۔ ۱۱ر جون۔ قلندر بخش سابق ایم۔ ایل۔ سی کے قتل کے سلسلہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مقتول کی ماں اور بارہ دیگر اشخاص کو جن میں مقتول کے دو چچیرے بھائی بھی شامل ہیں۔ گرفتار کرلیا ہے۔

—— الہ آباد۔ ۱۶ر جون۔ پہلی اینگلو انڈین خاتون وکیل مس ایل۔ این کلارک نے آج عدالت عالیہ میں کام شروع کردیا٭

—— اوٹاکمنڈ۔ ۱۶ر جون۔ ویلور میں محرم کے موقع پر جو فساد ہوا۔ اس کے متعلق حکومت نے جو اعلان شایع کیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ امسال بھی فساد کی ابتداء ہندوؤں کی طرف سے ہوئی۔ اگرچہ ہندوؤں نے پولیس کو اطمینان دلایا تھا۔ کہ وہ فساد نہیں کرینگے۔ لیکن جب جلوس مندر کے سامنے سے گذر گیا۔ تو ہندوؤں نے ایسے ہی شور مچانا شروع کیا۔ کہ مسلمانوں نے مندر کی بے حرمتی کی ہے۔ بازار میں سے کسی نے جلوس پر دو بم پھینک دیئے۔ جس سے فساد برپا ہوگیا٭

—— مدراس۔ ۱۶ر جون۔ مسٹر اے رنگا سوامی آئنگر اڈیٹر "ہندو" شملہ جانے کے لئے روانہ ہوگئے۔ آپ وہاں اخبار نویسوں کے ایک وفد کی رہنمائی کریں گے۔ جو کو پریس آرڈی نینس کے سلسلہ میں والسرائے سے ملاقات کرے گا٭

——— احمد آباد - ۱۵ر جون - اگرچہ دھارسانہ کے ذخیرہ نمک پر حملہ کی مہم ملتوی کر دی گئی ہے - لیکن گجرات کے دوسرے مقامات میں ذخیرہ ہائے نمک پر حملے اور نمک کی فراہمی جاری ہے۔

——— لاہور - ۱۴ر جون - پراونشل کانگریس کمیٹی نے ۱۹ر جون ۱۹۳۰ء جمعرات کا دن گڑھوالی سپاہیوں کا یوم مقرر کیا ہے - اس دن صوبہ میں ہر مقام پر جلوس نکالے - اور جلسے کئے جائیں گے - اور ایک قرارداد میں سزا یافتہ گڑھوالی سپاہیوں کو مبارکباد دی جائیگی۔

——— مری - ۱۴ر جون - ۱۳ر جون کو شام کے ۶ بجے پنڈت مالویہ تقریر کرنے کے لئے پرانی آٹا منڈی میں آئے - ہندو بہت کم جلسہ میں آئے تھے - ایک مسلمان نے کہا مری کے باشندے کانگریس کے خلاف ہیں - اگر ان کی تقریر سے بدامنی پیدا ہو گئی - تو اس کے لئے وہ خود ذمہ وار ہونگے تقریباً چھ مسلمانوں نے بلند آواز سے تائید کی - اس پر پنڈت مالویہ تقریر کئے بغیر واپس چلے گئے۔

——— بنارس - ۱۳ر جون - ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی نے بنارس ڈسٹرکٹ بورڈ سے درخواست کی تھی - کہ اپنے دفتر کی عمارت پر ۱۳ر جون تک قومی جھنڈا نصب کرے - ورنہ کانگریس کمیٹی ۱۴ر جون کو خود جھنڈا نصب کر دیگی - بورڈ کے اجلاس میں جھنڈا نصب کرنے کی قرارداد منظور ہو گئی - اور جھنڈا نصب کرنے کی رسم ادا کر دی گئی۔

——— بالورگھاٹ - (دیناپور) ۱۳ر جون بالورگھاٹ سب ڈویژن میں ہیضہ بہت تیزی سے پھیل رہا ہے بہت سے لوگ بیماری پھیلے ہوئے رقبہ سے مکان چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے - ایک گاؤں میں دو چھوٹے چھوٹے بچوں کی ماں موت کے خوف سے اپنے ننھے ننھے بچوں کو بیماری میں مبتلاء چھوڑ کر بھاگ گئی - مجسٹریٹ نے لاوارث لاشوں کی تدفین کا بندوبست کیا ہے۔

——— الہ آباد - ۱۶ر جون - اخبار پاؤنیر کو معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ حکام لندن کی خواہش ہے - کہ بہت تھوڑے ممبر کانفرنس میں لئے جائیں - لیکن شملہ کے سیاسی حلقوں کا رجحان اس طرف ہے - کہ زیادہ ممبران پر مشتمل کانفرنس جو فیصلہ کرے گی - اسے عام طور پر ملک منظور کر لیگا - یہ عام طور پر محسوس کیا جا رہا ہے - کہ طرفین کو کسی قسم کے اظہار رائے کے بغیر ہی کانفرنس میں شریک ہو جانا چاہئے۔

——— شملہ - ۱۷ر جون - ایک غیر معمولی جریدہ سرکاری کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے - کہ پنجاب میں بھی اینٹی پکٹنگ ایکٹ کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

——— چٹاگانگ ۱۵ر جون - چٹاگانگ کے اسلحہ خانہ پر حملہ کرنے کا مقدمہ ۲۶ جون تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا یقین کیا جاتا ہے - کہ بہت جلد ایک عدالت خاص مقرر کی جائیگی - جیل میں جو لوگ اس سلسلہ میں زیر سماعت قیدی ہیں - ان کی تعداد پچاس ہے۔

——— بمبئی - ۱۷ر جون - بیت المقدس سے ایک بحری تار موصول ہوا ہے - کہ جمعیت الاقوام کا مقرر کردہ کمیشن ۱۹ر جون کو یروشلم پہونچ رہا ہے - اور مسلمانان ہند سے درخواست کی گئی ہے - کہ ہندوستانی مسلمانوں کا وفد فی الفور بھیجیں۔

——— سرینگر - ۱۵ر جون - بارش نے بالکل تباہی پھیلا دی ہے تمام میوے اور فصل وغیرہ کثرت آب سے سڑ گئے ہیں - تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں - رام بن کے پاس پہاڑ پھسل کر سڑک پر آ رہا ہے - اور راستہ بالکل بند ہو گیا ہے۔

——— اندازہ لگایا گیا ہے - کہ ہندوستان بھر میں پچھلے ہفتہ تک قریباً اٹھارہ ہزار انسان گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

——— الہ آباد - ۱۸ر جون - یو - پی کانگریس کمیٹی کے ایک اجلاس میں قرار پایا - کہ بدیشی کپڑے کی دوکانوں کے علاوہ برطانوی سگرٹوں - بناسپتی گھی - بدیشی صابن - برطانوی خوشبودار تیلوں اور اس قسم کی دوسری چیزوں کا جو برطانیہ سے بن کر آئیں - بائیکاٹ کر دیا جائے۔

——— کلکتہ - ۱۸ر جون - پولیس نے بنگال پراونشل ہندو سبھا کے دفتر پر چھاپہ مارا - اور سائیکلوسٹائل مشین اور ڈھاکہ بلیٹن لے گئی۔

——— لاہور - ۱۸ر جون - پولیس موری دروازہ کے باغ سے ہال بھارت سبھا کیمپ اکھاڑ کر لے گئی - لوگوں نے اسی وقت نیا کیمپ لگانا شروع کر دیا - گیارہ بجے تک تقریباً تمام انتظامات پھر مکمل ہو گئے۔

——— لاہور - ۱۸ر جون - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سردار مردول سنگھ جی کویشر پریذیڈنٹ پنجاب وار کونسل کو ایک ایک سال قید کی سزا دونوں تقاریر کی بنا پر دی ہے - یہ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہونگی - آپ کو اے کلاس دی گئی ہے

——— شملہ - ۱۷ر جون - ہندوستان کے مختلف صوبوں کے گورنروں کی ایک کانفرنس گورنمنٹ ہند کے ساتھ تھوڑے دنوں تک شملہ میں ہوگی۔

——— کلکتہ - ۱۷ر جون - مشہور لیڈر بابا گوردت سنگھ نے ایڈیٹر و پرنٹر اخبار "انگلش مین" کے خلاف اس الزام میں مقدمہ دائر کیا تھا - کہ اس نے لکھا تھا - بابا صاحب کے جہاز کاما گاٹا مارو میں جاپان سے بہت سے لوگ اس غرض سے آئے تھے - کہ جنگ کے دنوں میں پنجاب میں انقلاب انگیز سازش کی امداد کریں - کلکتہ ہائی کورٹ نے "انگلش مین" کے خلاف ایک ہزار روپیہ کی ڈگری دیدی۔

——— مسٹر اے فینر براکوے ممبر پارلیمنٹ سکرٹری انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی نے ترچناپلی کے ایک ہندوستانی اخبار نویس کو ایک خط میں لکھا ہے - کہ اگر لیبر گورنمنٹ ذرا بھی توجہ کرتی - اور اعلان کر دیتی - کہ گول میز کانفرنس میں ہندوستان کو درجہ نو آبادیات دیئے جانے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا - اور سیاسی قیدیوں کو معافی دیدی جائیگی - تو چھ ماہ پہلے ہندوستان اور برطانیہ میں سمجھوتہ ہو سکتا تھا۔

——— دہلی - ۱۸ر جون - میونسپلٹی کے اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ شہر سے بندروں کو پکڑ کر باہر چھوڑنے کے لئے ٹنڈر طلب کئے جائیں - کیونکہ انہوں نے شہر میں بہت اودھم مچا رکھا ہے۔

——— شملہ - ۱۸ر جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانوی ہند میں سہ ماہی مختتمہ مارچ تک صنعتی جھگڑوں کی تعداد ۳۵ تھی - جن میں ۷۵۰۰۰ آدمیوں نے حصہ لیا - اور ۱۵۸۲۰۲۸ ایام کا نقصان ہوا۔

——— حیدر آباد - ۱۸ر جون - نظام گورنمنٹ نے سر اکبر حیدری فنانس ممبر - سر رچرڈ چیوکس ریونیو ممبر - اور نواب مہدی یار جنگ پولیٹیکل ممبر کو گول میز کانفرنس میں اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کیا ہے۔

——— احمد آباد - ۱۷ر جون - "پرچا بند" اخبار اور مطبع سے ایک ایک ہزار کی ضمانت پریس آرڈی نینس کے ماتحت طلب کی گئی تھی - دونوں بند ہو گئے۔

——— سلہٹ - ۱۸ر جون - پانچ گاؤں کے لوگوں نے چوکیدارہ ٹیکس دینے سے انکار کر دیا ہے - پنچایت نے ایس ڈی - او اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا ہے - کہ ان گاؤں کے لوگوں سے ٹیکس وصول کرنے کے لئے کارروائی کی جائے۔

——— لدھیانہ - ۱۸ر جون - زبردست افواہ ہے - کہ حکام لدھیانہ میں تعزیری پولیس بٹھانے کی تجویز کر رہے ہیں - تعزیری پولیس کا خرچ پبلک پر پڑیگا۔

——— لاہور - ۱۷ر جون - بابا سوہن سنگھ جنہیں ۱۹۱۴ء کے مقدمہ سازش لاہور میں حبس دوام کی سزا دی گئی تھی - آج شام کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے - آپ گذشتہ تین ماہ سے سنٹرل جیل میں مقاطعہ جوعی کئے ہوئے تھے - اور خرابی صحت کے باعث آپ کو بغرض علاج میو ہسپتال میں رکھا گیا تھا - رہائی کے بعد آپ کا جلوس نکالا گیا - جو شہر میں سے گذرا۔

——— پونہ - ۱۶ر جون - ضلع پونہ میں تاڑی کی دوکانوں کے لئے لائسنس دو ہزار روپیہ میں نیلام ہوئے - حالانکہ گذشتہ سال ...

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)